رسالہ نمبر:123

مچھلی کے عجائبات

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّارؔ قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

مچھلی کے عجائبات
(دلچسپ سوالات و جوابات)

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (53صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسائل کے ساتھ ساتھ دلچسپ معلومات کا ذخیرہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسُولِ اکرم، شَہَنْشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے یہ کہا: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ''[1] اُس کیلئے میری شَفاعت واجِب ہوگئی۔ (مُعجَم کبیر ج ۵ ص ۲۵ حدیث ۴۴۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چند انوکھی مچھلیاں

سُوال: سَمُندر عجائبات سے بھرا پڑا ہے اور مچھلیوں میں بھی قدرت کے ایک سے ایک کرشمے ہیں، چند مچھلیوں کے نام بہ نام کچھ حالات بیان کر دیجئے۔

جواب: چند مچھلیوں کا تذکرہ حاضر ہے:

مدینہ

[1]: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرتِ محمد صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر رحمت نازِل فرما اور انہیں قیامت کے روز اپنی بارگاہ میں مقرّب مقام عطا فرما۔

www.dawateislami.net

رَعَّادَہ (بَرْق مچھلی)

رَعَّادَہ (بَرْق مچھلی) یوں تو یہ ایک چھوٹی مچھلی ہے مگر اِس کی خاصیّت یہ ہے کہ جب جال میں پھنس جاتی ہے تو جال جس کے ہاتھ میں ہو اُس کا ہاتھ کانپنے لگتا ہے! تجرِبہ کار شکاری جب اس مچھلی کو پھنسا ہوا پاتا ہے تو اُس کی رسّی کسی چیز سے باندھ دیتا ہے، جب تک وہ مَر نہیں جاتی رسّی نہیں کھولتا اِس لئے کہ مرنے کے بعد اُس کی یہ خاصیّت خَتْم ہو جاتی ہے۔

(حَیاۃُ الْحَیَوان لِلدَّمِیری ج۲ ص ٤٠)

کلمہ لکھی ہوئی مچھلی

عبدُالرَّحمٰن بن ہارون مغرِبی نے بیان کیا ہے کہ میں ایک مرتبہ "بُحَیْرۂ مغرِب" میں کَشتی پر سُوار ہُوا، ہمارے ساتھ ایک لڑکا تھا اُس کے پاس مچھلی پکڑنے کی ڈور اور کانٹا تھا۔ جب ہماری کَشتی مَوضَعِ بَرْطُون میں پہنچی تو اُس لڑکے نے اپنی ڈور دریا میں پھینکی، ایک بالِشت بھر مچھلی کانٹے میں پھنسی لڑکے نے جب اُسے نکالا تو یہ دیکھ کر ہمارا ایمان تازہ ہو گیا کہ اُس مچھلی کے سیدھے کان کے پیچھے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہ اور اوپر کی جانب **مُحَمَّد** اور اس کے اُلٹے کان کے پیچھے **رسُوْلُ اللہ** لکھا ہُوا تھا۔ (ایضاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کافی دیر تک زندہ رہنے والی مچھلیاں

ابو حامد اَنْدَلُسی کی کتاب "تُحْفَۃُ الْاَلْبَاب" میں لکھا ہے کہ بُحَیْرۂ رُوم میں ایک ایسی

www.dawateislami.net

مچھلی پائی جاتی ہے جو ہاتھ بھر کی (یعنی تقریباً آدھ گز لمبی) ہوتی ہے اُسے پکڑا جائے تو وہ مَرتی نہیں بلکہ پُھدَکتی رہتی ہے اور اگر اس کا کوئی ٹکڑا کاٹ کر آگ پر رکھا جائے تو وہ ٹکڑا ایک دم اُچھل کر آگ سے باہَر آجاتا ہے اور بسا اوقات آدمی کے منہ پر آپڑتا ہے جب اِس مچھلی کو پکانا ہو تو پتیلی کے ڈھکن پر لوہا یا وزنی پتّھر رکھ دیا جائے تاکہ اس کے ٹکڑے اُچھل کر پتیلی میں سے باہَر نہ نکل پڑیں، جب تک وہ مکمَّل طور پر پک نہیں جاتی مَرتی نہیں خواہ اُس کے ہزار ٹکڑے ہی کیوں نہ کردیئے جائیں۔ (حَیاۃُ الحَیوان لِلدَّمیری ج ۲ ص ۴۱)

زندہ جزیرہ!

مَنقول ہے: جب سکندر بادشاہ کی فوج ہندوستان سے بَحری جہاز میں روانہ ہوئی تو شام کے وَقْت سَمُندر میں ایک جزیرہ (یعنی خشکی کا ٹکڑا جس کے چاروں طرف پانی ہو، ٹاپو) نظر آیا، جہاز لنگر انداز ہوا اور لشکر اُس جزیرے پر اتر پڑا۔ کُھونٹے وغیرہ گاڑنے تک تو خیر رہی مگر جب اُن لوگوں نے کھانا وغیرہ پکانے کیلئے جابجا آگ جلائی تو جزیرے میں ایک دم حرکت پیدا ہوئی اور وہ مکمَّل طور پر پانی کے اندر اتر گیا جس سے بَہُت سارے سپاہی ڈوب گئے! وہ جزیرہ دراصل زمین کا کوئی ٹکڑا نہ تھا، ہندوستان کے سَمُندر میں پائی جانے والی دیوہیکل مچھلی **رارکال** تھی! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قُدرت سے یہ **مچھلی** اِس قدر لمبی چوڑی ہے کہ جب سَطحِ سَمُندر پر اُبھر آتی ہے تو چھوٹا سا جزیرہ معلوم ہوتی ہے! معلوم ہوا کہ **رارکال مچھلی** نہایت سَخْت جان ہوتی ہے جبھی تو اُس کی کھال میں کُھونٹے گاڑے گئے تب بھی اُس پر کچھ اثر نہ ہوا مگر جب آگ

www.dawateislami.net

جلائی گئی تو اُسے خوب جلَن مچی اور ٹھنڈک حاصِل کرنے کیلئے اُس نے پانی میں ڈُبکی لگادی اور ضِمْناً اُس **زندہ جزیرے** پر موجود لوگ ڈوب گئے ۔(عجائب الحیوانات ص ۲۲۹ بتصرُّف)

زامور

زامور ایک چھوٹی سی مچھلی ہے ۔اِس مچھلی کو انسان کی آواز بڑی بھلی معلوم ہوتی ہے،اسی لیے کَشتی آتی دیکھ کر یہ اُس کے ساتھ ساتھ ہولیتی ہے تا کہ انسانوں کی آواز سنتی رہے، جب یہ کسی **بڑی مچھلی** کو کَشتی پر حملہ کرنے کے لیے آتے دیکھ لیتی ہے تو فوراً پُھدک کر اُس کے کان کے اندر گُھس جاتی ہےاور برابر پھڑکتی رہتی ہے، بڑی مچھلی شدّتِ تکلیف سے کَشتی سے رُخ موڑ کر ساحِل کی طرف لپکتی ہے تا کہ کسی پتّھر پر اپنا سر مارے،چُنانچِہ جب اُسے کوئی پتّھر نظر آتا ہےتو وہ اُس پر زور زور سے اپنا سر پٹخنے لگتی ہے یہاں تک کہ مر جاتی ہے۔**زامور** کی اس خوبی کے پیشِ نظر ماہی گیر اُس سے بَہُت پیار کرتے ہیں اور اُسے کِھلاتے رہتے ہیں اور اگر کبھی **زامور** جال میں پھنس جائے تو اُسے چھوڑ دیتے ہیں۔ (حَیاۃُ الحَیَوان ج ۲ ص ٦)

ویل مچھلی

آج بھی زندہ رہنے والے جانوروں میں **ویل مچھلی** سب سے بڑا جانور ہےاور ویل مچھلیوں کی ایک قسم جو''**بلو ویل**'' کہلاتی ہے وہ سائز اور وَزْن کے اعتِبار ویل مچھلیوں میں سب سے بڑی ہوتی ہے۔ایک **بلو ویل** ایسی بھی پکڑی جاچکی ہے جو کہ 108 فُٹ لمبی اور 131 ٹن (یعنی 3668 مَن) سے زیادہ وزنی تھی! **بلو ویل** برفانی سَمُندروں میں رہتی ہے۔

www.dawateislami.net

تیرتے ہوئے اس کی رفتار زیادہ سے زیادہ 22.68 میل فی گھنٹہ ہوتی ہے اور اُس وَقْت رفتار کی وجہ سے اُس کی طاقت 520 گھوڑوں کی طاقت کے برابر ہوتی ہے۔ **بلو ویل** کا بچّہ پیدائش کے وَقْت 25 فٹ تک لمبا اور 7 ٹن (یعنی 196 مَن) سے زیادہ وزنی ہوتا ہے۔ ۱۹۳۲ء میں 89 فُٹ لمبی اور 119 ٹن (یعنی 3332 مَن) وزنی ایک **بلو ویل** مچھلی پکڑی گئی تھی، اِس مچھلی کی صِرْف زَبان کا وَزْن تین ٹن (یعنی 84 مَن) تھا۔ (ایک ٹن میں 28 مَن ہوتے ہیں) (عجائبُ الْحَیْوانات ص ۲۳۰ مُلَخَّصاً)

مَنارہ

یہ سُمَندری مچھلی ہے جو پانی میں **مَنارے** کی طرح سیدھی کھڑی ہوجاتی ہے اور پھر کشتیوں پر اپنے آپ کو گرا کر اُنھیں غَرَق کر دیتی ہے۔ جب مَلّاح اِس کی آہٹ پاتے ہیں تو نَرسِنگھا اور سیٹی وغیرہ بجاتے ہیں تاکہ خوفزدہ ہو کر بھاگ جائے۔ **مَنارہ** مچھلی کشتی والوں کیلئے بَہُت بڑی آفت ہے۔ (حَیاۃُ الحَیَوان ج ۲ ص ٤٤٧)

قُوقِی

یہ ایک عجیب وغریب مچھلی ہے، اس کے سر پر ایک بَہُت بڑا **کانٹا** ہوتا ہے۔ جب بھوک لگتی ہے تو جس (بڑے سے بڑے) جانور کو بھی اپنا شکار بنانا چاہے اُس پر جا گرتی ہے اور وہ جانور اُسے آئی روزی سمجھ کر نگل جاتا ہے اور یہ اندر پہنچ کر اپنے **کانٹے** سے اُس کا پیٹ چیر کر باہَر آجاتی ہے! اور یوں اپنا شکار کرنے والے جانور کو خود شکار کر لیتی اور پھر اُسے مزے سے

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر صبح وشام دس دس بار دُرُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

کھانے لگتی ہے۔ اُس کے شکار کا بچا کُھچا دوسرے دریائی جانور بھی کھاتے ہیں۔ جب ماہی گیر **قُوقی مچھلی** کا شکار کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو اپنے کانٹے سے حملہ کرکے کشتی پھاڑ دیتی اور ڈوبتے ہوئے ماہی گیروں کو ہڑپ کر جاتی ہے! **قُوقی** کا شکار کرنے والے اِسی مچھلی کی کھال اپنی کشتی پر چڑھا لیتے ہیں کیوں کہ اِس کی اپنی کھال پر اِس کا **کانٹا** اثر نہیں کرتا! (اَیضاً ص ۳٦۳)

قاطوس

قاطوس بَہُت بڑی کی مچھلی ہے، بڑی بڑی کشتیوں کو توڑ پھوڑ ڈالتی ہے۔ **قاطوس مچھلی** میں ایک عجیب بات یہ ہے کہ اگر کسی کشتی میں حَیض والی عورت سُوار ہو تو اُس کشتی کے قریب بھی نہیں جاتی! مَلّاح (یعنی کشتی چلانے والے) **قاطوس مچھلی** کو خوب جانتے ہیں، اگر کہیں اس کا سامنا ہو جائے تو اُس کے سامنے عورت کے حَیض سے آلود کپڑے پھینکتے ہیں جس سے یہ بھاگ جاتی ہے۔ (عجائبُ الْحَیْوانات ص ۲۲۰ مُلَخَّصاً)

دُلْفِین (سوس مچھلی)

دُلْفِین بَہُت ہی پیاری مچھلی ہے، کشتی والے اسے دیکھ کر بے حد خوش ہوتے ہیں۔ **دُلْفِین** مچھلی اگر کسی انسان کو ڈوبتے ہوئے دیکھ لے تو فوراً اُس کی مدد کو پہنچ جاتی ہے اور اُسے دھکیلتی ہوئی کَنارے کی طرف لے جاتی ہے، بعض اوقات ڈوبتے آدمی کے نیچے ہوکر اُسے اپنی پیٹھ پر سُوار کر لیتی ہے اور بعض اوقات اپنی دُم سے اُسے ساحِل کی طرف لے آتی ہے۔ (ایضاً ص ۲۲۱) **دُلْفِین** مچھلی مِصْر کے دریائے نیل میں پائی جاتی ہے۔

www.dawateislami.net

پَروں والی مچھلی

سَمُندر میں ایک بَہُت بڑی مچھلی ایسی بھی ہے جو اگر کبھی اِتّفاق سے کم گہرے پانی میں آجائے اور پانی وہاں سے خشک ہو جائے تو وہ کیچڑ میں تڑپنے لگتی ہے اور مُتَواتر سات گھنٹے تک تڑپتی رہتی ہے، اس اِضْطِراب (یعنی بے قراری) سے اس کی کھال پھٹ جاتی ہے اور نیچے سے **دو** **بڑے بڑے پَر** نکل آتے ہیں جن سے اُڑ کر وہ پھر سَمُندر میں چلی جاتی ہے۔ (اَیضاً ص ۲۲۲)

مِنْشار

''بُحَیرَۂ اَسوَد'' میں پہاڑ جیسی ایک قوی ہیکل مچھلی پائی جاتی ہے جس کا نام **مِنْشار** ہے، اِس کی پیٹھ پر سر سے لے کر دُم تک آبْنُوس[۱] کی طرح کالے کالے اور آرے کے دندانے جیسے بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں، اس کا ایک دندانہ دو ہاتھ یعنی تقریباً ایک میٹر کے برابر ہوتا ہے، سر کے دائیں بائیں تقریباً پانچ پانچ میٹر لمبے **دو کانٹے** ہوتے ہیں۔ اپنے دونوں کانٹوں سے سَمُندر کا پانی چِیرتی ہوئی چلی جاتی ہے جس سے خوفناک آواز سنائی دیتی ہے۔ اپنے مُنہ اور ناک سے پانی کی پِچکاری نکالتی ہے جو آسمان کی طرف فَوّارے کی شکل میں نظر آتا ہے۔ پھر اس کے قَطرے کَشتی وغیرہ پر بارِش کے قطروں کی طرح گرتے ہیں یہ مچھلی اگر کسی کَشتی کے نیچے پہنچ جائے تو اُسے توڑ پھوڑ ڈالتی ہے۔ جب کَشتی والے اُسے دیکھتے ہیں تو خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور اس سے حفاظت کیلئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گڑگڑا

مدینہ

۱ آبْنُوس: جنوب مشرقی اَیشیا کے ایک درخت کا نام ہے جس کی لکڑی سخت، وزنی اور سیاہ ہوتی ہے۔

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع)

کرُدعائیں مانگتے ہیں۔ (حَیاۃُ الحَیوان ج۲ ص۴٤۸)

کَوسَج

کَوسَج مچھلی جسے ''سَمُندری شیر'' کہتے ہیں، اِس کی سُونڈ آرے کی طرح ہوتی ہے، کبھی انسان کو پالیتی ہے تو دوٹکڑے کرکے چبا جاتی ہے، پانی میں جانوروں کو بھی اپنے آرے سے اِس طرح کاٹ ڈالتی ہے جس طرح تلوار کسی چیز کو کاٹ دیتی ہے۔ **کوسَج** کے دانت انسان کے دانتوں جیسے ہوتے ہیں، سَمُندری جانور اِس سے خوفزدہ ہوکر دُور بھاگتے ہیں، **کوسَج** کی عجیب بات یہ ہے کہ اگر رات کے وَقْت اس کو شکار کرلیں تو اِس کے پیٹ سے خوشبو دار چَربی نکلتی ہے، اگر دن میں شکار کریں تو نہیں نکلتی! بصرہ شریف کے دریائے دِجلہ میں خاص موسِم کے اندر اس کی بکثرت پیداوار ہوتی ہے۔ (ایضاً ص٤٢٥ مُلَخَّصاً)

غافِل مچھلی ہی جال میں پھنستی ہے

سُوال: کیا **مچھلی** کے جال میں پھنسنے کا بھی کوئی سبب ہے؟

جواب: بعض روایات سے پتا چلتا ہے کہ وُہی **مچھلی** ماہی گیر کے کانٹے یا جال میں پھنستی ہے جو ذِکْرُ اللہ سے غافِل ہوجاتی ہے چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن **فتاوٰی رضویہ** (مُخَرَّجہ) جلد 9 صَفْحہ 760 پر فرماتے ہیں: اَبُوالشَّیخ نے روایت کی: مَا اُخِذَ طَائِرٌ وَّلَا حُوْتٌ اِلَّا بِتَضْیِیْعِ التَّسْبِیْحِ یعنی ''کوئی پرندہ اور **مچھلی** نہیں پکڑی جاتی مگر تسبیحِ الٰہی چھوڑ دینے

www.dawateislami.net

ہے۔" (تفسیر دُرِّمَنْثُور ج ٤ ص ١٨٤) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت صَفْحہ 531 پر ہے: اہلِ کشف فرماتے ہیں: "تمام جانور تسبیح (یعنی اللہ تعالٰی کی پاکی بیان) کرتے ہیں، جب تسبیح چھوڑ دیتے ہیں اُسی وَقْت اُن کو موت آتی ہے۔ ہر پتّا تسبیح کرتا ہے، جس وَقْت تسبیح سے غفلت کرتا ہے اُسی وَقْت دَرَخت سے جُدا ہو کر گر پڑتا ہے۔"

مَدَنی مُنّی اور غافِل مچھلیاں

اس سلسلے میں ایک ایمان افروز حِکایت مُلاحَظہ ہو، مُلکِ یَمَن میں ایک شَخْص دریا کے کَنارے مچھلیاں پکڑ رہا تھا، اُس کی بچّی بھی پاس ہی بیٹھی تھی، جب بھی کوئی مچھلی ہاتھ آتی وہ اُسے پیچھے رکھی ہوئی ٹوکری میں ڈال دیتا، بچّی مچھلی اٹھا کر دوبارہ پانی میں ڈال دیتی۔ جب وہ شخص شکار سے فارِغ ہوا اور مُڑ کر دیکھا تو ٹوکری میں ایک بھی مچھلی نہ تھی! اپنی بیٹی سے پوچھا: مچھلیاں کہاں گئیں؟ اُس نے جواب دیا: پیارے ابّو! آپ ہی نے تو بتایا تھا کہ حدیثِ پاک میں ہے: "جال میں وُہی مچھلی پھنستی ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکْر سے غافِل ہو جاتی ہے۔" لہٰذا مجھے اچھا نہیں لگا کہ ہم وہ مچھلی کھائیں جو ذِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے غافِل ہو گئی۔ اپنی بچّی کی زَبان سے ایسی پُر حِکْمت بات سُن کر اُس شَخْص پر رِقّت طاری ہو گئی اور وہ رونے لگا اور اُس نے مچھلی پکڑنے کا کانٹا پھینک دیا۔ (صفۃُ الصَّفوۃ ج ٤ ص ٣٥٧ مُلَخَّصاً)

اللہ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔(ابویعلی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد
اُذْکُرُوا اللّٰہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غافِل مچھلیاں کھانا کیسا؟

سُوال: تو کیا ''غافِل مچھلیاں'' نہیں کھانی چاہئیں؟

جواب: ایسا نہیں ہے، مچھلیاں کھانا **حلال** ہے۔

کون کون سا آبی جانور حلال ہے؟

سُوال: پانی کا کون کون سا جانور حلال ہے؟

جواب: مچھلی کے علاوہ پانی کا ہر جانور حرام ہے جیسا کہ فُقَہاءِ اَحناف رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی فرماتے ہیں: ''پانی کے ہر جانور کا کھانا حرام ہے سِوائے مچھلی کے کہ اس کا کھانا حلال ہے۔'' (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۹) **اِمام بُرہانُ الدِّین مَرْغینانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: ''پانی کا کوئی جانور نہیں کھایا جائے گا سوائے **مچھلی** کے، یہاں تک کہ بَہُت چھوٹی مچھلی، سانپ نُما مچھلی اور مچھلی کی دیگر اَقسام بھی کھا سکتے ہیں۔'' (ہِدایہ ج ٤ ص ۳۵۳)

مچھلی کی تعریف

سُوال: مچھلی کی تعریف بتا دیجئے؟

جواب: دعوتِ اسلامی کے دارُالْاِفتا کے ایک مُفتی صاحِب کی معلوماتی تحقیق قدرے الفاظ

www.dawateislami.net

کے تصرُّف کے ساتھ پیش کی جاتی ہے: **مچھلی** کی کوئی حتمی (FINAL) تعریف تو فِقْہ یا لُغت کی کُتُب سے نظر سے نہیں گزری قدیم (یعنی پرانے) اور جدید (یعنی نئے) ماہرین نے اس کے متعلِّق جو باتیں بیان کی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ **مچھلی** ٹھنڈے خون والا آبی (یعنی پانی کا) جانور ہے، اس کا شمار اُن حَیوانات میں ہوتا ہے جو فِقاریہ (Vertebrate) یعنی ریڑھ کی ہڈّی والے جانور ہیں، لیکن بَہُت ساری مچھلیاں ایسی ہیں جن میں ریڑھ کی ہڈّی نہیں ہوتی۔ سانس لینے کے لئے اکثر مچھلیاں گلپھڑے استعمال کرتی ہیں۔ اکثر مچھلیاں انڈے دیتی ہیں لیکن بعض بچّے بھی جنتی ہیں، کچھ مچھلیاں ایسی ہیں جو پانی پر مختصر اُڑان بھی کرتی ہیں۔

مچھلی کے سوا ہر آبی جانور حرام ہے

فِقْہِ حَنَفی کی مشہور کتاب ''بَدائِعُ الصَّنائِع ''میں ہے: ''**مچھلی** کے سوا پانی کے تمام جانور حرام ہیں، **مچھلی** حلال ہے سِوائے اُس مچھلی کے جو خود مر کر پانی کی سَطح پر اُلٹ گئی ہو۔ یِہی ہمارے اَصْحاب کا قول ہے، **مچھلی** کی تمام اَقسام حلال ہونے میں برابر ہیں چاہے وہ **جِرِّیث** ہو یا مار ماہی (جو کہ سانپ سے ملتی جلتی ہوتی ہے، اِسے ''بام مچھلی'' بھی بولتے ہیں وہ) ہو یا اس کے علاوہ کوئی قسم، کیونکہ ہم نے **مچھلی** کے حلال ہونے پر جو دلائل ذِکر کئے ہیں ان میں ایسی کوئی تفصیل نہیں کہ یہ مچھلی حلال ہے یا وہ مچھلی، سوائے اس کے جس کی دلیل کے ذَرِیْعے تخصیص کی گئی (یعنی مخصوص کرلیا گیا) ہو۔ اور حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ المُرتَضٰی** شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ تعالٰی

www.dawateislami.net

وَجْھَہُ الْکَرِیْم اور ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے **جِرِّیْث** اور نر مچھلی کی اِباحت (یعنی جائز ہونا) مَروی ہے جبکہ کسی اور سے اس کا خِلاف منقول نہیں ہے تو یہ اجماع ہو گیا۔

(بَدائِعُ الصَّنائِع ج٤ ص١٤٦، مُلَخَّصاً)

مچھلی کی ہزاروں قِسمیں ہیں

"بَدائِعُ الصَّنائِع" کی عبارت سے واضح ہوا کہ مچھلی کی تمام ہی اَقْسام حلال ہیں ہاں اتنا ضرور ہے کہ مچھلی کی سینکڑوں بلکہ ہزاروں اقسام ہیں بعض اَقْسام ایسی ہیں کہ جن میں عُلَماء کو صراحتیں کرنا پڑیں کہ یہ جانور مچھلی ہے اس کو غیر مچھلی کہنا دُرُست نہیں۔ بعض جانور وہ ہیں کہ جن کے مچھلی ہونے یا نہ ہونے میں اہلِ لُغَت کو اِختِلاف رہا جیسا کہ **جھینگا** اس کے مچھلی ہونے یا نہ ہونے میں اختِلاف ہے لیکن دُرُست یہی ہے کہ یہ مچھلی ہے۔ اس بارے میں حَتْمی ضابِطہ یہ ہے کہ لُغَت اور اہلِ عرب کے عُرف کا اعتِبار معتبر ہوگا کہ عَرَبی میں جس کو **سَمَک** (یعنی مچھلی) کہتے ہیں احادیث میں اس کو حلال کیا گیا ہے اور اس لفظ کے دُرُست مَحْمَل کا تَعَیُّن اہلِ عرب صاحِبانِ لُغَت کا عُرف ہی کر سکتا ہے۔ البتّہ جس چیز کے بارے میں مُتَعَیَّن (یعنی طے) ہو جائے کہ یہ مچھلی ہے تو اس کا کھانا حلال ہے، چاہے اُس کیلئے سَمَک کے علاوہ کوئی اور لفظ مَثَلاً حُوت اور نُون وغیرہ استعمال کیا گیا ہو۔

سَمُندری عجائبات اَن گنت ہیں

مچھلی کی بہت ساری اَقْسام وہ ہیں جن کے بارے میں شُروع ہی سے لوگوں میں

www.dawateislami.net

تَرَدُّد (یعنی تذَبذُب، شک وشبہ) رہا کہ یہ مچھلی ہے بھی یا نہیں! بعض اَقسام تو عقلوں کو حیران کر دینے والی ہیں، سُمندر کے بارے میں چونکہ کہا جاتا ہے: ''اَلْبَحْرُ لَا تُحْصٰی عَجَائِبُہٗ'' یعنی سُمندری عجائبات شُمار میں نہیں آسکتے۔ یہی وجہ ہے کہ سُمندر سے نِت نئی مخلوقات کی دریافت کے ساتھ ساتھ مچھلیوں کی بھی عجیب سے عجیب ترین اَقسام کی فراہمی کا سلسلہ جاری وساری ہے۔ لہٰذا بعض مچھلیوں سے متعلّق یہ بات ہر دور کے عُلَماء میں زیرِ بحث رہی ہے کہ یہ چیز مچھلی ہے یا نہیں۔

دو مچھلیوں کے مُتَعلِّق اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی تحقیقِ اَنیق

فتاوٰی رضویہ شریف جلد 20 صَفْحَہ 323 تا 336 پر اسی طرح کی دو مچھلیوں پر عمدہ تحقیق بیان کی گئی ہے، ایک مچھلی کا نام **جِرِّیث** اور دوسری کا نام عَرَبی میں **جرّی** فارسی میں مار ماہی اور اُردو میں **بام** مچھلی ہے یہ دونوں مچھلی اپنی شکل میں ایسی ہیں کہ ان کے مچھلی ہونے یا نہ ہونے میں نہ صِرف یہ کہ عوام میں تَرَدُّد یعنی شک وشبہ رہا بلکہ بعض فُقہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کے بھی اس طرح کے اَقوال کُتُب میں نَقل ہوئے جن کے مطابق مچھلی نہ ماننے کی بِنا پر اُن کا کھانا جائز نہیں تھا لیکن اعلٰی حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کی جو تحقیق اس مقام پر نَقْل کی ہے اُس میں یہ ثابت کیا ہے کہ یہ دنوں مچھلیاں ہیں اور حلال ہیں، امامِ اہلِ سنّت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے یہ بھی بیان کیا کہ اہلِ لُغَت ان دونوں مچھلیوں کو ایک ہی سمجھتے ہیں لیکن

www.dawateislami.net

فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے نزدیک یہ دونوں الگ الگ مچھلیاں ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **جِرِّیْث** مچھلی کے متعلّق فرماتے ہیں: ''**جِرِّیْث** ایک کثیرُ الْوُجُود مچھلی سَواحِل (سمندر کے کناروں) پر اَرْزانی (یعنی کثرت) سے بِکنے والی ہے۔

حِکایت

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ''مَبْسُوط'' میں روایت فرماتے ہیں: یعنی **عَمْرَہ بِنْتِ اَبِی طُبَیْخ** نے کہا: میں اپنی کنیز کے ساتھ جا کر ایک **جِرِّیْث** ایک قَفِیْز گیہوں کو (یعنی تقریباً 46 کلوگرام گیہوں کے بدلے) خرید کر لائی جو زنبیل (زَم۔ بِیل یعنی ٹوکری) میں نہ سمائی، ایک طرف سے سر نکلا رہا دوسری طرف سے دُم، اتنے میں مولا علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا گزر ہوا، فرمایا: کتنے کو لی؟ میں نے قیمت عَرض کی۔ فرمایا: ''کیا (ہی) پاکیزہ چیز ہے اور کتنی اَرزاں (یعنی سستی) اور مُتَعَلِّقِین پر کتنی وُسعت والی۔''

جِرِّیْث کے مُتَعلِّق مختلف اَقوال

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ مزید فرماتے ہیں: ''حَیَاۃُ الْحَیْوَان'' میں ہے: **جِرِّیْث** یہ مچھلی ہے جو سانپ کے مُشابہ (یعنی ملتی جُلتی) ہے اس کی جمع جراثی ہے، اس کو جِرّی بھی کہتے ہیں، فارسی میں اِسے مارماہی کہتے ہیں، اور ہَمزہ کی بحث میں گزرا کہ یہ اَنْکَلِیس ہے۔ جاحِظ نے کہا: یہ پانی کا سانپ ہے اس کا یہ حکم ہے کہ وہ حلال ہے۔ مگر فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام، جسے **جِرِّیْث** کہتے ہیں وہ یقیناً ''مارماہی'' (یعنی بام مچھلی) کے سِواء دوسری مچھلی ہے کہ مُتُون و

www.dawateislami.net

شُرُوح وفتاویٰ میں تَصْرِیحا (یعنی واضِح طور پر) دونوں کا نام جُدا جُدا ذِکْر فرمایا، لاجَرَم (یعنی بے شک) ''مُغْرِب'' میں کہا: هُوَ غَيْرُ الْمَارمَاهِی[1] (یعنی وہ مارماہی کا غیر ہے۔ت) علّامہ ابنِ کمال باشا ''اِصلاح واِیضاح'' میں فرماتے ہیں: جِرِّیْث مچھلی کی قِسم ہے جو مارماہی یعنی بام مچھلی کے علاوہ ہے۔ ''یہ مُغْرِب'' (نامی کتاب) میں مذکور ہے۔ ان دونوں کو علیحدہ اس لئے ذِکْر کیا کہ ان کے مچھلی ہونے میں خَفا (یعنی پوشیدگی) ہے۔ (فتاوی رضویہ ج۲۰ص۳۳۰، ۳۲۴)

نر اور مادہ مچھلی میں چند نمایاں فرق

سُوال: اِس جواب میں ''نر مچھلی'' کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ براہِ کرم! نر اور مادہ مچھلی کی شناخت کی کچھ وضاحت کر دیجئے۔

جواب: نَر اور مادہ مچھلی کے تین نمایاں فرق مُلاحظہ ہوں: ﴿۱﴾ عام حالات میں **نر مچھلی** کا جسم لمبا اور بڑا ہوتا ہے جبکہ **مادہ مچھلی** کا جسم قدرے (یعنی کچھ) گول اور نر مچھلی سے نسبتاً چھوٹا ہوتا ہے البتّہ ''نسل بڑھانے'' کے دنوں میں مادہ مچھلی کا پیٹ نر مچھلی سے بڑا ہو جاتا ہے ﴿۲﴾ نر مچھلی کا رنگ واضح اور صاف ہوتا ہے جو اکثر نیلا (Blue) اور نارنگی (Orange) ہوتا ہے جبکہ مادہ مچھلی کی رنگت بھوری (Brown) ہوتی ہے ﴿۳﴾ نر مچھلی کے پیٹ کے نیچے ایک پَر (Fin) ہوتا ہے جو مادہ مچھلی کے مقابلے میں بڑا ہوتا ہے، اس پَر (Fin) کے نیچے نر یا مادہ ہونے کی علامات ہوتی ہیں۔

[1] المغرب للمطرزی ج ۱ ص ۱۳۸

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بےشک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ابنِ عساکر)

بِغیر گلپھڑے کی مچھلی کھانا کیسا؟

سُوال: بغیر گلپھڑے کی مچھلی حلال ہے یا حرام؟

جواب: حلال ہے۔

مچھلی کی کونسی قسم حرام ہے؟

سُوال: کیا مچھلی کی کوئی قسم حرام بھی ہے؟

جواب: نہیں ایسی کوئی قسم نہیں، صِرف وہ مچھلی حرام ہے جو دریا میں خُود بخُود مَر کر اُلٹ جائے۔ ہاں! اگر کسی کیمیکل یا ہتھیار وغیرہ کی ضَرب سے پانی ہی میں مر کر اُلٹ گئی تب بھی حلال ہے جیسا کہ صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''جو مچھلی پانی میں مر کر تَیر گئی یعنی جو بغیر مارے اپنے آپ مر کر پانی کی سَطح پر اُلٹ گئی وہ حرام ہے، مچھلی کو مارا اور وہ مر کر اُلٹی تیرنے لگی، یہ حرام نہیں۔'' (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۲٤)

مچھلی کے حلال ہونے کی دیگر صورَتیں

بہارِ **شریعت** میں ہے: ''پانی کی گرمی یا سردی سے مچھلی مرگئی یا مچھلی کو ڈورے میں باندھ کر پانی میں ڈال دیا اور مرگئی یا جال میں پھنس کر مرگئی یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال دی جس سے مچھلیاں مرگئیں اور یہ معلوم ہے کہ اُس چیز کے ڈالنے سے مَریں یا گھڑے یا گڑھے میں مچھلی پکڑ کر ڈال دی اور اس میں پانی تھوڑا تھا اس وجہ سے یا جگہ کی تنگی کی وجہ سے مرگئی ان سب صورَتوں

www.dawateislami.net

میں وہ مری ہوئی مچھلی **حلال** ہے۔" (ایضاً، دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار ج ٩، ص ٥١٢) **الغرض** صرف وُہی مچھلی حرام ہے جو بِغیر کسی ظاہری سبب کے پانی میں طَبْعی موت (یعنی خود بخود) مرکر اُلٹی تیر جائے۔

پرندے کی چونچ سے مچھلی چھوٹ کر گری....

سُوال: پرندہ مچھلی کا شکار کر کے اُڑا، مچھلی اُس سے چھوٹ کر گری، دیکھا تو مری ہوئی تھی، کھائی جائے گی یا نہیں؟

جواب: کھائی جائے گی کیوں کہ موت کا سبب پرندہ بنا، طَبْعی موت نہیں مری۔

مچھلی کے پیٹ سے اگر مچھلی نکلے تو؟

سُوال: بڑی مچھلی خرید کر جب کاٹی تو اُس کے پیٹ میں سے چھوٹی مچھلی نکلی، پیٹ سے نکلی ہوئی مچھلی کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: پیٹ سے نکلی ہوئی مچھلی میں اگر معمول کے مطابِق سختی موجود ہے (یعنی FRESH) ہے تو اُسے بھی کھا سکتے ہیں اور اگر اس میں تَغَیُّر آچکا ہے یعنی نرم پڑ کر سَخت بد بو دار ہو چکی ہے تو نہیں کھا سکتے۔ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں، "مُحِیط بُرہانی" میں ہے: "مچھلی کا شکار کیا اور اس کے پیٹ میں دوسری مچھلی نکلی تو اسے بھی کھایا جائے کیونکہ یہ پہلی مچھلی کے پکڑنے اور دوسری جگہ کی تنگی (یعنی پیٹ کے اندر دَم گُھٹ جانے) کی وجہ سے مری ہے۔ اور یہ مسئلہ دلالت کرتا ہے کہ اگر طافی مچھلی کے پیٹ میں سے دوسری (فریش) مچھلی پائی گئی تو وہ کھائی جائے گی اور اگر وہ بھی طافی ہو تو

www.dawateislami.net

نہیں کھائی جائے گی، اور امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے روایت ہے کہ اُس مچھلی کے بارے میں جو کُتّے کے پیٹ سے (قے میں) نکلے کہ اُس کے کھانے میں کوئی حَرَج نہیں جبکہ اس کی حالت مُتَغَیَّر (یعنی تبدیل شدہ) نہ ہو کیونکہ اس کی موت ''سبب'' سے ہوئی ہے۔ (محیط برہانی ج٦ ص٤٤٩) (**طافی**: اُس مچھلی کو کہتے ہیں جو بغیر کسی ظاہری سبب کے خود بخود مر کر دریا میں اُلٹی تیر جائے)

مچھلی کے انڈے

سُوال: مچھلی کے انڈے کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کھا سکتے ہیں۔ بڑے سائز کے انڈے بھی ہوتے ہیں مگر ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں خشخاش کے دانوں کی طرح باریک پیلے رنگ کے **انڈے** جن پر قُدرَتی جھلّی چڑھی ہوئی ہوتی ہے وہ کافی لذیذ ہوتے ہیں، اِس کو ''آنی'' بھی بولتے ہیں، جب کبھی آپ اپنی مچھلی کٹوائیں تو کاٹنے والے کو بول دیجئے کہ اگر انڈے نکلیں تو ہمیں دیدیں، کیوں کہ عُمُوماً اُجرت پر مچھلی کاٹنے والے مچھلی کے انڈے آلائشوں کے ساتھ ڈالدیتے ہیں، پھر نکال کر بیچتے ہیں، ان کو بھی چاہئے کہ ایسا نہ کیا کریں، جس کی مچھلی ہے اُسے دیدیا کریں۔

پانی میں کیمیکل کے ذَرِیْعے مچھلیاں مارنا کیسا؟

سُوال: نہر اور تالاب میں کیمیکل ڈال کر یا کرنٹ چھوڑ کر مچھلیاں مار کر شکار کرنا کیسا؟

www.dawateislami.net

جواب: کیمیکل ڈالنے یا کرنٹ چھوڑنے کے طریقے شَرْعی اعتبار سے جائز نہیں کہ اس سے مچھلیوں کے ساتھ ساتھ دیگر غیر مُوذی آبی مخلوق بھی بِلاوجہ ہلاک ہوگی۔

کیمیکل سے ماری ہوئی مچھلیاں کھانا کیسا؟

سُوال: بم یا کیمیکل کے ذریعے ماری ہوئی مچھلیاں کھانے کی اجازت ہے یا نہیں؟

جواب: اگر ان میں زہریلا اثر وغیرہ نہ ہو تو کھانا بلا شبہ جائز ہے۔

بم دھماکے سے مچھلیاں مارنا کیسا؟

مچھلی کے بارے میں ''فیصلہ فقہی بورڈ، دِہلی'' (١٦ جُمادَی الاولٰی ١٤٢٤ھ مطابق 17-7-2003) کا منظور شدہ ایک سُوال اور اُس کا جواب پڑھئے اور معلومات میں اضافہ کیجئے:

سُوال: مچھلیاں پکڑنے کے لیے ایک بم پھوڑا جاتا ہے جس سے مچھلیاں پانی میں ہی مرجاتی ہیں پھر انھیں پکڑ کر بازار میں لایا جاتا ہے، ہمیں عِلْم نہیں ہے کہ یہ مچھلی پانی میں مری یا پانی کے باہَر! ایسی صورت میں ان مچھلیوں کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ﴿١﴾ بم دھماکے سے مری ہوئی مچھلیوں کو کھانا جائز ہے (کیوں) کہ اس کی موت کا سببِ ظاہر (یعنی ظاہری وجہ) معلوم ہے۔ حرام صرف وہ مچھلی ہوتی ہے جس کے مرنے کا کوئی سببِ ظاہر (یعنی ظاہری سبب) نہ معلوم ہو، نہ ہی کوئی علامت سببِ موت پر دالّ (ثُبوت بنتا) ہو یعنی یہ مُتَعَیَّن (یعنی قرار پا چکا) ہو کہ وہ اپنی موت آپ

www.dawateislami.net

مر کر اُلٹ گئی ہے۔ ہاں اگر بم پھوڑنے سے مچھلی میں کوئی سَمِّیّت (سَم۔مِی۔یَت یعنی زہریلا پن) یا مُضِر (یعنی نقصان دِہ) کیفیّت پیدا ہو تو اس کے باعث اُس کا کھانا ممنوع ہوگا۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعلَم ﴿۲﴾ بم دھماکے سے اگر دوسرے غیر مُوذی (یعنی ایذا نہ دینے والے) جانور نہ مریں نہ اُنہیں اِیذا پہنچے تو شکار کا یہ طریقہ جائز ورنہ اُن (غیر مُوذی جانوروں) کے قتل و ایذا سے مَنْفَعت وابَستہ (یعنی ان کو مارنے یا تکلیف پہنچانے سے فائدہ) نہ ہونے کی وجہ سے (شکار کا یہ طریقہ) **ناجائز** ہے کہ یہ غیر مُوذی جانوروں پر ظُلم ہے۔ وَاللّٰہُ تَعالٰی اَعلَم.

جال میں غیر مُوذی جانور پھنس جائیں تو؟

سُوال: جال میں مچھلی کے ساتھ ساتھ غیر مُوذی جانور مَثَلاً کیکڑے وغیرہ بھی پھنس جاتے ہیں کیا ان کو مرنے دیا جائے؟

جواب: اس سلسلے میں جامعہ اشرفیہ مبارکپور شریف (الھند) کے دارُالْاِفْتاء کا فتویٰ یہ ہے: جال سے مچھلی کا شکار کرنا جائز ہے، اگر جال میں مچھلی کے علاوہ دوسرے غیر مُوذی جانور پھنس جائیں تو انھیں جال سے نکال کر دریا میں ڈال دیں، کیونکہ انھیں بلاوجہ شَرْعی مارنا جائز نہیں۔ حدیث میں ہے حُضُورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: جس نے چڑیا یا کسی جانور کو ناحق قتل کیا اُس سے اللہ تعالٰی قِیامت کے دن سوال کرے گا، عرض کیا گیا: یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم! اُس کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ:

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: شبِ جمعہ اورروزِ جمعہ مجھ پر درود کی کثرت کرلیا کرو جو ایسا کریگا قیامت کے دن میں اسکا شفیع وگواہ بنوں گا۔ (شعب الایمان)

''اس کا حق یہ ہے کہ ذَبح کرے اور کھائے یہ نہیں کہ سر کاٹے اور پھینک دے۔''

(مسند امام احمد بن حنبل ج۲ ص ٥٦٧ حدیث٦٥٦٢، نَسائی ص ٧٧٠ حدیث٤٣٥٥)

مچھلی کی ہَڈِّیاں کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

سُوال: مچھلی کی ہَڈِّیاں کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کھا سکتے ہیں۔ مچھلی کی ہَڈِّیاں عُموماً سَخْت ہوتی ہیں اور کھائی نہیں جاتیں۔ مگر بعض کی چِپنی یعنی کُرکُری اور مُلائم ہوتی ہیں۔ مثلاً سَمُندر کے پاپلیٹ اور سُرمئی مچھلی وغیرہ کی ہڈِّیاں نرم اور لذیذ ہوتی ہیں ان کو خوب چبایئے اور اچّھی طرح چوس کر بچا ہوا چُورا پھینک دیجئے۔ فتاوٰی رضویہ میں ہے: ''جانور حلال مذبوح کی ہَڈّی کسی قسم کی مَنْع نہیں جب تک اس کے کھانے میں مَضَرَّت (یعنی نقصان) نہ ہو، اگر ہو تو ضَرَر کی وجہ سے مُمانَعت ہوگی، نہ کہ اس لئے کہ ہَڈّی خود ممنوع ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۲۰ ص ۳٤۰)

مچھلی کی کھال کھانا کیسا؟

سُوال: مچھلی کی کھال کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کھا سکتے ہیں۔ عُموماً لوگ مچھلی کی کھال پہلے ہی سے یا پکنے کے بعد نکال کر پھینک دیتے ہیں ایسا نہ کیا جائے، اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو مچھلی کی کھال بھی کھا لینی چاہیے، کہ یہ بھی اللہ ربُّ العِزّت کی نعمت ہے اور بعض مچھلیوں کی کھال تو نہایت لذیذ ہوتی ہے۔ ہاں کسی مچھلی کی کھال سخت ہو اور چبانے میں نہ آتی ہو تو پھینکنے میں حَرَج نہیں۔

www.dawateislami.net

مچھلی پکانے کا طریقہ

سُوال: کیا مچھلی پکانے کا کوئی مخصوص طریقہ ہے؟

جواب: مچھلی پکانے کے کئی طریقے ہیں: سب سے بہتر یہ ہے کہ نمک مَسالا چڑھا کر کوئلوں پر سینک لی جائے، اوَوَن (OVEN) میں بھی سینک سکتے ہیں۔ بَہُت زیادہ پکا کر یا تیز آنچ پر تل کر کھانے سے اِس کے فائدے میں کمی آجاتی ہے۔ ہمارے (یعنی سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ کے) گھر میں **مچھلی پکانے کا طریقہ** یہ ہے کہ پہلے چند گھنٹے پانی کے برتن میں بھگو کر رکھ دیتے ہیں، اِس طرح کرنے سے اِس کی بُو میں کافی کمی آجاتی ہے۔ سالن بنانے میں تیل کے علاوہ صِرف چار چیزیں یعنی نمک، مِرچ، پِسا ہوا لہسن اور پِسا ہوا خشک دھنیا استِعمال کرتے ہیں، اِس طرح اگر "فرائی پان" میں جلا کر مَسالا خشک کرلیں تو مچھلی کی نہایت لذیذ ڈِش بن جاتی ہے۔ مَسالا بِغیر خشک کئے بھی کھا سکتے ہیں اور حسبِ ضَرورت پانی ڈال کر شوربا بھی بنایا جاسکتا ہے۔ تحریر کردہ کے علاوہ ہمارے یہاں مچھلی پکانے میں عُموماً اور کوئی چیز مَثَلاً پیاز، آلو، کالی مِرچ وغیرہ نہیں ڈالتے۔ ہاں بُملا نامی ایک نرم مچھلی آتی ہے اُس میں دیکھا ہے مذکورہ مَسالے کے علاوہ ٹماٹر بھی ڈالتے ہیں۔ اگر مَسالا یا شوربا زیادہ کرنا ہو تو پِسا ہوا لہسن اور خشک دھنیا دُگنی تِگنی بلکہ اِس سے بھی زیادہ مقدار میں دل کھول کر ڈال سکتے ہیں۔ کبھی تجرِبہ کر کے دیکھ لیجئے، ہوسکتا ہے شُروعات میں صحیح نہ بن پائے، جب ہاتھ بیٹھ

www.dawateislami.net

جائے گا تو شاید آپ کو اِس طریقے کا مچھلی کا سالن بَہُت پسند آئے گا۔

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مچھلی کھائی

سُوال: کیا سلطانِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مچھلی کھانا ثابت ہے؟

جواب: جی ہاں۔

قد آور مچھلی

حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں، رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں کُفّارِ قُریش کے مقابلے پر بھیجا اور حضرتِ سیِّدُنا ابوعُبَیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ہمارا سِپہ سالار (یعنی کمانڈر) مقرّر فرمایا اور ہمیں کھجوروں کی ایک بوری بطورِ زادِراہ عنایت فرمائی۔ اس کے سوا کوئی اور چیز نہیں تھی جو ہمیں دیتے، حضرتِ سیِّدُنا ابوعُبَیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہمیں (روزانہ) ایک ایک کھجور عطا فرماتے۔ کہا گیا: آپ حضرات رضی اللہ تعالٰی عنہم ایک کھجور سے کیسے گزارہ کرتے تھے؟ فرمایا: ہم اس کو بچّے کی طرح چُوستے اور اُوپر سے پانی پی لیتے تو وہ اُس روز رات تک ہمیں کافی ہو جاتی۔ ہم اپنی لاٹھیوں سے دَرَخْت کے پتّے گِراتے اور انھیں پانی میں بھگو کر کھا لیتے۔ اس کے بعد ہم ساحلِ سمندر پر پہنچے تو وہاں بڑے ٹیلے کے مانند ایک بہت بڑی مچھلی پڑی تھی، جسے عَنْبَر کہا جاتا ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابوعُبَیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: یہ مُردار ہے، پھر خود ہی فرمایا:

www.dawateislami.net

نہیں بلکہ ہم رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بھیجے ہوئے ہیں اور ہم راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں (گھروں سے نکلے) ہیں اور آپ حضرات اِضْطِراری حالت میں ہیں اِس لیے (اسے) کھا لیجئے۔ ہم نے ایک مہینا اس پر گُزارہ کیا اور ہم 300 (آدمی) تھے حتّٰی کہ ہم فَربہ (یعنی تنگڑے) ہوگئے۔ مجھے یاد ہے کہ ہم اُس کی آنکھ کے گڑھے سے مٹکے بھر بھر کر چربی نکالتے اور اُس (مچھلی) سے بیل جتنے بڑے بڑے ٹکڑے کاٹتے۔ (اس مچھلی کی آنکھ کا حلقہ اتنا بڑا تھا کہ) حضرتِ سیِّدُنا ابوعُبَیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو اُس کی آنکھ کے گڑھے میں بٹھا دیا (تو سب سما گئے)۔ اُس کی ایک پسلی (کمان کی طرح) کھڑی کی پھر ایک بڑے اُونٹ پر کَجاوہ کسا اور وہ اس (پسلی کی کمان) کے نیچے سے گزر گیا اور ہم نے اس کے خشک گوشت کے ٹکڑے بطورِ زادِ راہ ساتھ رکھ لئے۔ جب ہم مدینۃُ المنوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا پہنچے تو مصطفٰے جانِ رَحْمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوئے اور اس کا ذِکْر کیا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وہ رِزْق تھا جو اللہ تعالٰی نے تمہارے لیے پَیدا فرمایا، کیا تمہارے پاس اُس گوشت میں سے کچھ ہے؟ (اگر ہو تو) ہمیں بھی کھلاؤ۔ ہم نے حُضُورِ رِسالت مآب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جناب میں اُس مچھلی کا گوشت بھیجا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تناوُل فرمایا۔ (مسلم ص ١٠٧٠ حدیث ١٩٣٥ مُلَخَّصاً)

www.dawateislami.net

اللہُ ربُّ العِزّت عَزّوَجَلّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک اِشکال اور اس کا جواب

سُوال: اس حدیثِ پاک میں جو یہ آیا کہ حضرت سیِّدُنا **ابوعُبَیدہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پہلے تو اس مچھلی کو مردار کہا پھر حالتِ **اِضْطِرار** قرار دے کر تناوُل بھی فرمایا، یہاں تک تو مسئلہ واضح ہے اور اس کی گنجائش بھی ہے لیکن حدیثِ مبارکہ میں آگے چل کر یہ بھی ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی اس مچھلی سے کچھ تناوُل فرمایا حالانکہ سرکارِ والا تبار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو حالتِ **اِضْطِرار** میں نہیں تھے اس کا کیا جواب ہوگا؟

جواب: جواباً دارُالْاِفْتاء اہلسنت کے ایک مُفتی صاحب کی تحقیق چند الفاظ کے ردّ و بدل کے ساتھ پیش کی جاتی ہے: **مچھلی** ایسا جانور ہے جس کے ذَبْح کی حاجت نہیں ہوتی۔ حضرت سیِّدُنا **ابوعُبَیدہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اس کے حلال ہونے کا عِلْم نہیں تھا یا پھر یہ کہ ملنے والی مچھلی ایسی تھی جو سُمندر کے کَنارے پڑی ہوئی ملی تھی، اِسے باقاعِدہ شکار نہیں کیا گیا تھا اِس بِنا پر مزید شُکوک پیدا ہوئے اور اُنہوں نے اِس مچھلی کو

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزّوجلّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

مُردار قرار دیا مگر پھر اپنے اِجتہاد سے **حالتِ اِضْطِرار** کی بِنا پر اسے کھانے کا حکم دیا لیکن ان کا مچھلی کو مُردار گمان کرنا (اجتہادی خطا تھی) اسی بِنا پر سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حالتِ اضطِرار نہ ہوتے ہوئے بھی اِسے تناوُل فرمایا۔

شارحینِ حدیث نے سرورِ کائنات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف سے اس مچھلی کے کھائے جانے کے سلسلے میں مختلف نِکات ارشاد فرمائے ہیں مَثَلاً یہ غیبی رِزْق اور بَرَکت والا گوشت تھا اِس لئے ،محبوبِ رب ،تاجدارِ عَرَب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے طلب فرما کر تناوُل فرمایا، وَغَیرذٰلِک ، اس نکتے کے ساتھ ساتھ عین ممکن ہے کہ حضرت سیِّدُنا **ابوعُبَیدہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ (کی اجتہادی خطا دور کرنے) کے لئے غیب دان آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بطورِ خاص اس مچھلی کا گوشت تناوُل فرمایا تاکہ ان کو اور دیگر حضرات کو اس کے حلال ہونے کا عِلْم ہو جائے۔

حالتِ اِضطِرار کیا ھے؟

سُوال: اِس سوال جواب میں ''حالتِ اِضْطِرار'' کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ براہِ کرم! اس کی کچھ وضاحت کر دیجئے۔

جواب: حالتِ اِضْطِرار کی تفصیل ''تفسیر خزائنُ العرفان'' صَفْحَہ 56 سے ملاحظہ ہو: مُضْطَر وہ ہے جو حرام چیز کے کھانے پر مجبور ہو اور اس کو نہ کھانے سے خوفِ جان (یعنی جان چلی جانے کا خوف) ہو خواہ تو شدّت کی بھوک یا ناداری کی وجہ سے جان پر بن

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

جائے اور کوئی حلال چیز ہاتھ نہ آئے یا کوئی شخص حرام کے کھانے پر جبر کرتا ہو اور اس سے جان کا اندیشہ ہو ایسی حالت میں جان بچانے کے لئے حرام چیز کا قدرِ ضَرورت یعنی اتنا کھالینا جائز ہے کہ خوف ہلاکت نہ رہے۔ (بلکہ اتنا کھانا فرض ہے)

اَمِینُ الْاُمَّۃ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کے جذبے اور وَلولے کے قُربان! ایسی تنگی اور عُسْرت کہ روزانہ صِرْف ایک کھجور اور دَرَختوں کے پتّے کھا کر بھی راہِ خدا عزَّوَجَلَّ میں دشمنوں سے لڑتے اور اپنی جانیں قربان کرتے تھے۔ یہ اُنہیں کی قربانیوں کا صدقہ ہے جو آج دنیا میں ہر طرف دینِ اسلام کی بہاریں ہیں، صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے راہ خدا کے ہر سفر میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا خواہ وہ دشمنوں کے مقابلے میں قِتال (یعنی جنگ) کا مُعامَلہ ہو یا عِلْمِ دین سیکھنا اور سکھانا مقصود ہو۔ عِلْمِ دین سیکھنے سکھانے کے لئے ہمیں بھی راہِ خدا میں سفر کا ذہن بنانا چاہیے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں بھرا سفر کر کے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔ ابھی جو حِکایت آپ نے مُلاحَظہ فرمائی اِس مُہم کا نام ''سِیفُ الْبَحر'' ہے، تین سو جانبازوں کی فوج کے سِپہ سالار حضرتِ سیِّدُنا **ابو عُبَیدہ بن جَرّاح** رضی اللہ تعالٰی عنہ ''عَشَرۂ مُبَشَّرہ'' سے تھے۔ بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے ان کو ''اَمِینُ الْاُمَّۃ'' (یعنی اُمّت کا امانت دار) کا پیارا لقب عنایت ہوا تھا۔ اِبتدائے اسلام میں حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی انفرادی کوشش کے نتیجے

www.dawateislami.net

میں مسلمان ہوئے تھے۔ نہایت ہی دِلیر، شیر دل، بُلند قامت تھے اور چہرہ مبارکہ پر گوشت کم تھا، غَزْوَہ اُحُد کے موقع پر مدینے کے تاجدار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے رخسارِ پُر انوار میں لوہے کے خَود کی دو کڑیاں پَیْوَسْت ہو گئی تھیں، اُنہوں نے اپنے دانتوں سے اُن کو کھینچ کر نکالا اس وجہ سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دو اگلے دانت شہید ہو گئے تھے۔ (الاصابہ ج۳ ص٤٧٥،٤٧٦) **اللہ ربُّ العزّت عزَّوَجلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غَزْوَہ سِیفُ الْبَحر کے موقع پر قد آور مچھلی کا مل جانا، ایک ماہ تک صَحابۂ کرام علیہم الرِّضوان کا اس کو تناوُل فرمانا، اونٹوں پر لاد کر ساتھ لانا، مدینۃُ المنوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا بھی ساتھ لے آنا، مچھلی کے گوشت کے ذائقے میں تغیُّر (تَ۔غَیْ۔یُر) نہ آنا[1] یہ سب اللہ ربُّ العزّت عزَّوَجلَّ کی رَحمت سے سیِّدُنا ابو عُبَیْدہ بن جَرّاح رضی اللہ تعالٰی عنہ اور صَحابۂ کرام علیہم الرِّضوان کی بَرَکتیں تھیں۔ راہِ خدا عزَّوَجلَّ میں جو بھی سفر کرتا ہے، اُس پر اللہ عزَّوَجلَّ کی خوب رَحمتیں نازِل ہوتیں، مصیبتوں میں بھی عَظَمتیں مِلتیں اور رنج و آلام راحتوں میں

مدینہ

[1] انظر: شرح صحیح مسلم للقاضی عیاض ج٦ ص٣٧٦

www.dawateislami.net

ڈھل جاتے ہیں۔ ہر مسلمان کو صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان کی ان عظیم قربانیوں سے دَرْس حاصل کرتے ہوئے خدمتِ اسلام کیلئے کمربستہ رہنا چاہیے۔

دل کا مریض ٹھیک ہو گیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہر فرد کا یہ "مَدَنی مقصد" ہے: "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ" اِس مَدَنی مقصد کے حُصول کیلئے عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلے سُنّتوں کی تربیت کیلئے شَہر بہ شَہر اور گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں، ہر مسلمان کو **مَدَنی قافِلے** کا مسافر بن کر اس کی بَرَکتیں لُوٹنی چاہئیں۔ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر پر نکلے ہوئے مقدّس افراد کی **قدر آور مچھلی** کے ذَرِیعے غیبی امداد کی حِکایت آپ نے ابھی مُلاحَظہ فرمائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج بھی جو اِخلاص کے ساتھ اسلام کی خدمت کی تڑپ لے کر گھروں سے نکلتے ہیں وہ محروم نہیں رہتے۔ اِس ضِمن میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے کی ایک **مَدَنی بہار** مُلاحَظہ فرمائیے:۔ بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کو دل کی تکلیف ہوئی، ڈاکٹر نے بتایا کہ آپ کے دل کی دو نالیاں بند ہیں، اینجیو گرافی (ANGIOGRAPHY) کروا لیجئے۔ علاج پر ہزار ہا روپے کا خَرچ آتا تھا، یہ بے چارے غریب گھبرائے ہوئے تھے، ایک اسلامی بھائی نے ان پر

www.dawateislami.net

انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے ''مدنی قافِلے'' میں سفر کرکے وہاں دعا مانگنے کی ترغیب دلائی، چُنانچِہ وہ تین دن کیلئے مَدَنی قافِلے کے مسافر بنے، واپَسی پر طبیعت بہتر پائی۔ جب ٹیسٹ کروائے تو تمام رپورٹیں دُرُست تھیں، ڈاکٹر حیرت سے اُچھل پڑا اور کہنے لگا کہ تمہارے دل کی دونوں بند نالیاں کُھل چکی ہیں۔ آخر یہ کیسے ہوا؟ جواب دیا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلے میں سفر کرکے دُعا کرنے کی بَرَکت سے مجھے دل کے مُہلِک (مُہْ۔ لِک) مَرَض سے نَجات مل گئی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو　　سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو
دل میں گر دَرْد ہو ڈر سے رُخ زَرْد ہو　　پاؤ گے فَرحتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سَمُندر کی پھینکی ہوئی مچھلی کھانا کیسا؟

سُــوال: سَمُندر جن مچھلیوں کو پانی سے باہَر پھینک دے اور وہ پانی کے نہ ہونے کی بِنا پر مر جائیں تو کیا وہ حلال ہیں؟

جواب: جواباً دارُالاِفْتاء اہلسنت کے ایک مُفتی صاحِب کی تحقیق چند الفاظ کے ردّ و بدل کے ساتھ پیش کی جاتی ہے: جی ہاں ایسی مچھلیاں حلال ہیں اور ابھی بیان کردہ **حدیثِ عَنْبَر** اس کی واضح دلیل ہے، فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام نے یہ مسئلہ تفصیل کے

www.dawateislami.net

ساتھ کُتُبِ فِقْہ میں تحریر فرمایا ہے۔ ''حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ محبوبِ ربُّ الْعباد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ رَحمت بنیاد ہے: ''سَمُندر جس مچھلی کو پھینک دے یا (مچھلی کے کنارے کے قریب پہنچنے پر) پانی پیچھے ہٹ گیا (اور وہ مچھلی خشکی میں آنے کے سبب مرگئی) تو ایسی مچھلی کو کھاؤ اور جو (بلا سبب) پانی میں مَر کر اُلٹی تیر گئی وہ نہ کھاؤ۔'' (ابو داؤد ج۳ ص ۵۰۲ حدیث ۳۸۱۵)

''مَبْسُوط'' میں ہے: ہمارے نزدیک مچھلی کے بارے میں اَصل اِباحت ہے (یعنی مُباح ہونا۔ اس مقام پر مُباح سے مراد وہ جاندار ہے جس کے حلال ہونے کے لئے ذَبْح کی حاجت نہیں لہٰذا) اگر وہ کسی سبب کے ذریعے سے مرگئی تو حلال ہے اور بغیر سبب کے یعنی خود بخود مری تو نہیں کھائی جائے گی اور اگر کسی پرندے نے اسے مار دیا تب بھی کھائی جائے گی اگرچہ وہ پرندہ اُسے اٹھا کر پانی میں ڈالدے اور وہ مَر جائے، یونہی اگر وہ کسی جال میں پھنس جائے اور اُس سے نہ نکل پائے اور مَر جائے تب بھی کھائی جائے گی، اگر کوئی ایسی چیز پانی میں ڈالی جس کے کھانے سے مچھلی مَر گئی اور پتا ہو کہ اس کے کھانے سے مری ہے تو کھائی جائے گی، یونہی پانی کے پیچھے ہٹ جانے کی وجہ سے ہلاک ہوئی تب بھی کھائی جائے گی، اسی طرح پانی کی لہر نے اُسے باہر پھینک دیا اور وہ مَر گئی تب بھی کھائی جائے گی۔

(اَلْمَبسوط لِلسَّرَخْسی ج ۱۱ ص ۲۷۷)

www.dawateislami.net

کیا زمین مچھلی کی پیٹھ پر ہے؟

سُــــوال: کہا جاتا ہے کہ زمین ایک بَہُت بڑی مچھلی کی پیٹھ پر ہے اور پہاڑوں کے وُجُود کا سبب بھی یِہی مچھلی بنی ہے!

جواب: جی ہاں، اِس کے متعلِّق روایات موجود ہیں چُنانچِہ **فتاوٰی رضویہ** جلد 27 صَفْحہ 95 پر درج ایک حدیثِ پاک کا ترجمہ کچھ یوں ہے: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان مخلوقات میں سب سے پہلے **قلم** پیدا کیا، اُس سے کہا: ''لکھو،!'' اُس نے عرض کی: کیا لکھوں؟ ارشاد ہوا: قَدر (یعنی تقدیر) کو لکھو، چنانچِہ اُس قلم نے وہ سب کچھ لکھا جو قِیامت تک ہونے والا تھا، پھر اُس کتاب کو لپیٹ دیا گیا اور قلم کو اٹھا لیا گیا۔ عرشِ الٰہی پانی پر تھا، پانی کے بُخارات (اَبْخَرہ کی جمع۔ اَبْخَرہ یعنی بھاپ) اُٹھے، ان سے آسمان جُدا جُدا بنائے گئے پھر مولیٰ عَزَّوَجَلَّ نے **مچھلی** پیدا کی، اُس پر زمین بچھائی، زمین پُشتِ ماہی (یعنی مچھلی کی پیٹھ) پر ہے، **مچھلی** تڑپی، زمین جھونکے لینے لگی تو اس پر پہاڑ جما کر بوجھل کر دی گئی۔ (تفسیر دُرِّمَنْثور ج ۸ ص ۲۴۰)

سب سے پہلے نُورِ مصطفٰے پیدا ہوا یا قلم؟

سُــــوال: بیان کردہ روایت میں سب سے پہلے قلم کی پیدائش کا تذکرہ ہے جبکہ یہ بھی روایات ہیں کہ سب سے پہلے نُورِ مصطَفٰے پیدا کیا گیا ہے، دونوں میں تطبیق (مُوافقت) کیسے ہو؟

www.dawateislami.net

جواب: صحیح حدیث میں ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ نُور بار ہے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تمام چیزوں سے پہلے میرے **نُور** کو پیدا فرمایا۔ اُس وَقْت نہ لَوح تھی نہ قلم، نہ جنّت، نہ دوزخ نہ فرشتے تھے، نہ آسمان، نہ زمین، نہ سورج نہ چاند، نہ جنّ نہ انسان تھے، پھر جب رب عَزَّوَجَلَّ نے اور مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس **نُور** کے چار حصّے کئے، ایک حصّے سے قلم دوسرے سے لوحِ محفوظ تیسرے سے عرش وغیرہ پیدا فرمایا۔ (اَلْمَواھِب ج ۱ ص ۳۶، کَشْفُ الخفاء ج ۱ ص ۲۳۷، مدارِجُ النّبوۃ ج ۲ ص ۲ مُلَخَّصاً) جن جن چیزوں کی نسبت روایات میں اوّلیّت کا حکم آیا ہے ان اشیاء کا نورِ محمدی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بعد میں ہونا اس حدیث سے ثابت ہے۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے حدیثِ پاک کے اس حصّے ''رب نے جو چیز پہلے پیدا کی وہ قلم تھا'' کے تَحْت فرماتے ہیں: یہ اوّلیّت اِضافی ہے یعنی عرش، پانی، ہوا اورلوحِ محفوظ کی پیدائش کے بعد جو چیز سب سے پہلے پیدا ہوئی وہ **قلم** ہے۔ ''مِرقات'' میں اس جگہ ہے کہ سب سے پہلے نُورِ محمدی (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پیدا ہوا، وہاں اَوّلیّتِ حقیقیہ مراد ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۱ ص۱۰۳) امام قَسطَلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: قلم کی اَوّلیّت نورِ محمدی (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم)، پانی اور عرش کے علاوہ (مخلوقات) کی نسبت سے ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہر ایک کی اَوّلیّت اس کی جِنْس (یعنی قسم) کی طرف اِضافت کے اعتِبار سے ہے یعنی اَنوار میں سے سب سے پہلے

www.dawateislami.net

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے نُور (نورِ محمدی) کو پیدا فرمایا، اسی طرح دوسری اشیاء بھی پیدا ہونے کے لحاظ سے اپنی اپنی جِنْس (یعنی قِسْم) میں پہلی ہیں۔ (اَلْمَواھِب ج ۱ ص ۳۸)

قلم کے بارے میں وضاحت

سُــــوال: آپ کے جواب میں بَیان کی گئی روایت میں قلم کا ذِکْر ہے، قلم کے بارے میں وضاحت درکار ہے۔

جـــواب: جواباً دارُالْاِفْتاء اہلسنت کے ایک مُفتی صاحب کی تحقیق چند الفاظ کے ردّو بدل کے ساتھ پیش کی جاتی ہے: قرانِ کریم کے پارہ 29 میں سُوْرَۃُ الْقَلَم ہے، اُس کی ابتِدائی آیت: ”نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾“ کے تحت ”تفسیر خزائنُ العرفان“ میں ہے: ”اللہ تَعَالٰی نے قلم کی قَسم ذِکْر فرمائی اس قلم سے مُراد یا تو لکھنے والوں کے قلم ہیں جن سے دینی دُنیوی مَصالح وفوائد وابستہ ہیں اور یا قلمِ اعلیٰ مراد ہے جو نُوری قلم ہے اور اس کا طول فاصلۂ زمین وآسمان کے برابر ہے، اس نے بحکمِ الٰہی لوحِ محفوظ پر قیامت تک ہونے والے تمام اُمور لکھ دیئے۔“ (خزائن العرفان ص ۱۰۴۴)

مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَنَّان مراۃ شرحِ مشکوۃ میں فرماتے ہیں: ”قلم نے لوحِ محفوظ پر بحکمِ الٰہی واقعاتِ عالم اَزَلی سے ابد تک ذرَّہ ذرَّہ، قطرہ قطرہ لکھ دیا۔ خیال رہے کہ یہ تحریر اس لئے نہ تھی کہ ربّ کو بھول جانے کا خطرہ تھا بلکہ اس کا مَنشاء فرشتوں اور بعض محبوب انسانوں کو اس پر مُطّلع کرنا تھا [ازمرقاۃ ج ا ص ۲۵۷] مزید

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مسند احمد)

فرماتے ہیں: پانی آسمان وزمین وغیرہ سے پہلے پیدا ہوا، عرش کے پانی پر ہونے کا یہ مطلب ہے کہ ان دونوں کے بیچ میں کوئی آڑ نہ تھی نہ یہ کہ پانی پر رکھا ہوا تھا ورنہ عرش تمام اَجسام سے بَہُت بڑا ہے۔'' [اشعہ ج ۱ص۹۵] (مراۃ المناجیح ج ۱ص ۹۰،۹۱)

جنّت کی سب سے پہلی غذا

سُوال: جنّت کی سب سے پہلی غذا کیا ہوگی؟

جواب: بخاری شریف میں وارِد ایک فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا حصّہ ہے: ''پہلا وہ کھانا جسے جنّتی کھائیں گے وہ **مچھلی کی کلیجی کا کنارہ** ہے۔'' (بُخاری ج ۲ ص ۶۰۵ حدیث ۳۹۳۸) حضرتِ علّامہ **علی قاری** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ البَارِی اس حدیثِ پاک کے تَحْت لکھتے ہیں: بعض حضرات نے فرمایا کہ ''یہ وہ مچھلی ہے کہ جس پر زمین ٹھہری ہوئی ہے۔'' اُس کی کلیجی کا مزیدار کنارہ کھلایا جائے گا، جو سب سے زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ (مِرقاۃ ج ۱۰ ص ۱۸۹ تحت الحدیث ۵۸۷۰)

مچھلی بول نہیں سکتی اِس کی عجیب وغریب حکمت

سُوال: سارے جانور بولتے ہیں مگر مچھلی نہیں بولتی اِس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: اس کی حکمت ربُّ الْعِزّت ہی جانتا ہے۔ ''مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب'' میں اِس کی یہ عجیب و غریب **حکمت** لکھی ہے: ''**اللہ** تَعَالٰی نے تمام جانوروں کو زَبان سے مشرَّف فرمایا ہے مگر مچھلی کو محروم کیا گیا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ **اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا

www.dawateislami.net

وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سجدہ کرنے سے انکار کی وجہ سے جب شیطان لعین کی شکل بگاڑ کر زمین پر پھینک دیا گیا تو اِس نے سَمُندر کا رُخ کیا، اِسے سب سے پہلے مچھلی نظر آئی، شیطان نے سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیدائش کا واقِعہ سناتے ہوئے یہ بھی کہا کہ وہ خشکی اور پانی کے جانوروں کا شکار کریں گے۔ مچھلی نے تمام دریائی جانوروں میں یہ بات پھیلا دی اِس وجہ سے اِسے بولنے کی صلاحیَّت سے محروم کردیا گیا۔ (مُکاشَفۃُ الْقُلوب ص ۷۱)

مچھلی کے طِبّی فوائد

کون سی مچھلی زیادہ مفید ہے؟

سُوال: کون سی مچھلی عُمدہ ہوتی ہے؟ مچھلی کے مزید کچھ طبّی فوائد بھی بتادیجئے۔

جواب: علّامہ دَمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: سب سے عمدہ مچھلی سمندر کی وہ چھوٹی مچھلی ہوتی ہے جس کی پیٹھ پر نقش ہوتے ہیں، اِس کے کھانے سے بدن میں تازگی آتی ہے۔ مچھلی کھانے سے عُموماً پیاس زیادہ لگتی ہے، بلغم میں اضافہ ہوتا ہے ہاں گرم مزاج والوں اورنوجوانوں کیلئے مچھلی کھانا مُفید ہے۔ اگر شرابی، مچھلی سُونگھ لے تو اس کا نشہ اتر جائے اور وہ ہوش میں آجائے۔ حکیم ابنِ سینا کا قول ہے: اگر مچھلی شہد کے ہمراہ کھائی جائے تو نُزُولُ الْماء (''موتیابِند'' یعنی آنکھ میں پانی اتر آنے کا مَرَض جس سے بینائی جاتی رہتی ہے) کے مرض میں فائدہ ہوتا ہے نیز اِس سے نظر بھی تیز

www.dawateislami.net

ہوتی ہے۔(حَیاۃُ الحَیَوان ج ۲ ص ۴۳،۴۴) ایک طِبّی تحقیق کے مُطابِق سردی سے ہونے والی کھانسی کا مچھلی سے بہتر کوئی علاج نہیں۔

کیا مچھلی بالکل نہ کھانا مُضِرِّ صحّت ہے؟

سُوال: مچھلی بالکل ہی نہ کھانا کہیں مُضِرِّ صحّت تو نہیں؟

جواب: خیر یقینی طور پر تو کچھ نہیں کہا جا سکتا البتّہ ماہرین کے تَأَثُّرات کے مطابِق **مچھلی** انسانی صِحّت کے لئے نہایت اَہم غذا ہے، اس میں بعض ایسے اَجزاء ہوتے ہیں جو کسی اور گوشت میں نہیں پائے جاتے، مثال کے طور پر اس میں آیوڈین (IODINE) ہوتا ہے جو کہ صحّت کے لئے نہایت اَھَمِّیَّت کا حامل ہے اس کی کمی سے جسم کے غُدُودی نظام کا توازُن بگڑ سکتا ہے، گلے کے اَہم غُدُود تھائیرائیڈ (Thyroid) میں سُقْم (یعنی خامی) پیدا ہو کر جسمانی نظام میں بَہُت سی خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ وہ مَمالک جہاں سَمُندری غذا کا استِعمال کم کیا جاتا ہے وہاں کے باشِندے عام طور پر ان بیماریوں کا شکار رہتے ہیں۔ **مچھلی بطورِ غذا استِعمال کرنے والوں کی عمریں لمبی ہوتی ہیں،** یہاں تک کہ وہ مریض بھی اس کے فوائد سے مَحروم نہیں رہتے جو آخِری دَرَجے کے عارِضۂ قلب (یعنی دل کی بیماری) میں مبتَلا ہوتے ہیں۔

ہفتے میں دو بار تو مچھلی کھا ہی لینی چاہئے

سُوال: مچھلی روزانہ ہی کھائی جائے یا کبھی کبھی؟

www.dawateislami.net

جواب: آپ کی صَواب دید پر ہے۔ ماہِرین کا کہنا ہے: ہفتے میں کم از کم دو بار تو ضَرور **مچھلی** کھالینی چاہئے، اِس طرح دل کی بیماری سے تحفُّظ حاصِل ہوسکتا ہے، ایک اِطّلاع کے مطابِق ''ویلز'' میں ایسے 2000 مریضوں پر تجرِبہ کیا گیا جن پر پہلی بار دِل کے مرض کا حملہ (HEART ATTACK) ہوا تھا۔ ان میں سے جنہیں ہفتے میں دو بار **مچھلی** کھانے کا مشورہ دیا گیا تھا اُن پر آیِندہ دو سال تک عارِضۂ قلب کا کوئی حملہ نہیں ہوا جب کہ اُن ہی مریضوں میں سے جنہیں **مچھلی** کھانے کا نہیں کہا گیا، انہیں اگلے دو سال کے اندر عارِضۂ قلب (یعنی دل کے مرض) میں دوبارہ مبتَلا ہوتے دیکھا گیا۔ ایک امریکی طِبّی جَریدے میں شائع ہونیوالی رَپورٹ کے مطابِق غذا میں مچھلی کا زائد استعمال **مَثانے کے کینسر** کی افزائش (یعنی بڑھوتری) کم کرنے کی بھرپور صلاحیّت رکھتا ہے۔ طِبّی ماہرین کے مطابق مچھلی کا باقاعدہ استعمال مثانے کے کینسر کو بڑھنے سے 50 فیصد تک روک سکتا ہے جس کے باعث اس مرض کی وجہ سے ہونے والی ہلاکتوں میں بھی کمی واقِع ہوسکتی ہے۔

سُوال: مچھلی کھانے کے بعد دودھ پینا کیسا؟

جواب: اَطِبّا کے مُطابِق مچھلی کھانے کے بعد دودھ پینے سے سفید داغ ہونے کا اندیشہ ہے۔

مچھلی کے تیل کے فوائد

سُوال: کیا مچھلی کا تیل بھی ہوتا ہے؟ اگر ہاں تو اِس کے بھی کچھ فائدے بتادیجئے۔

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو، **اللہ** عزّوجلّ تم پر رحمت بھیجے گا۔ (ابنِ عدی)

جواب: مچھلی کا تیل دراصل اُس کے **جگر** کا تیل ہوتا ہے، اِسے (COD LIVER OIL) کہتے ہیں، اِس کا ایک **چمَّچ پینا گٹھیا** یعنی جوڑوں کے درد کیلئے مفید ہے۔ایک ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ جس طرح مچھلی کھانا مفید ہے اسی طرح سے **مچھلی کا تیل** بھی اگر لمبے عرصے تک استعمال کیا جائے تو فائدے سے خالی نہیں۔اِس کے استِعمال سے خون کی نالیوں میں پیدا ہونے والی ابتِدائی رُکاوٹوں جن سے شَریانوں (یعنی دل کی چھوٹی رگوں) کی سختی کی وجہ سے عارِضۂ قلب (یعنی دل کی بیماری) کا اندیشہ ہوتا ہے، سے تحفُّظ مل جاتا ہے۔**دل کی بیماری** کا ایک سبب خون میں کولیسٹرول(CHOLESTEROL) کا اِضافہ بھی ہے۔کولیسٹرول خون کی نالیوں کے راستے یا تو تنگ کر دیتا ہے یا بالکل ہی بند کر دیتا ہے، اس سے دل کی حَرَکت بند ہو کر موت واقِع ہو سکتی ہے۔**مچھلی کا تیل** خون کی رگوں کی دیواروں کو گڑھوں اور رُکاوٹوں سے بچاتا ہے کیونکہ ان ہی مقامات پر کولیسٹرول جمتا اور دَورانِ خون کیلئے رُکاوٹ بنتا ہے۔(یہ بات ہمیشہ یاد رکھنے والی ہے کہ سُنے سنائے اور کتابوں میں لکھے ہوئے عِلاج مُعالَجے اپنے طبیب کے مشورے کے بعد ہی کرنے چاہئیں کیوں کہ ہر ایک کی طَبْعی کیفیّت ایک طرح کی نہیں ہوتی، بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی چیز کسی کیلئے مفید تو کسی کیلئے مُضِر (یعنی نقصان دِہ) ثابت ہوتی ہے)

مچھلی کے سر کے فوائد

سُوال: کیا ''مچھلی کا سر'' کھانے کے بھی فوائد ہیں؟

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ابنِ عساکر)

جواب: کیوں نہیں، یہ بھی **اللہ ربُّ العِزّت** عَزَّوَجَلَّ کی عنایت کی ہوئی نہایت لذّت والی نعمت ہے۔ **مچھلی کے سر** میں سے عُموماً آنکھیں نکال کر پھینک دی جاتی ہیں حالانکہ بڑی مچھلی کی آنکھوں کے نیچے کی چربی انتہائی لذیذ ہوتی ہے۔ مچھلی کے سر کی **یخنی** جسے شوربا یا سُوپ (SOUP) بھی کہتے ہیں۔ بینائی کی کمزوری اور دیگر کئی اَمراض کیلئے فائدے مند ہے، باقاعِدگی سے یہ یخنی پینے سے آنکھوں کے چشمے اُتر سکتے ہیں۔

مچھلی کے سر کی یخنی بنانے کا طریقہ

سُوال: مچھلی کے سر کی یَخنی بنانے کا طریقہ بیان کر دیجئے۔

جواب: **یخنی** بنانے کا طریقہ بَہُت آسان ہے۔ **مچھلی کے سر** کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے دو تین گھنٹے پانی میں بھگو کر رکھ دیجئے، اس کے بعد دھو کر نئے پانی میں ڈال کر مَع مِرْچ مَسالا اور حسبِ ضَرورت نمک چڑھا کر سُوپ بنا لیجئے۔ ہر تین دن بعد صُبْح ناشتے سے قبل ایک پیالی نیم گرم پینا آنکھوں کیلئے نہایت مُفید ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے صِرْف تین پیالیاں پی تھیں کہ **اُن کی عینک اُتر گئی!** مگر ضَروری نہیں کہ ہر ایک کی عینک اِسی طرح جلد اُتر جائے۔ **اللہ ربُّ العِزّت** کی رَحْمت پر نظر رکھتے ہوئے اِستِقامت کے ساتھ پینا چاہئے۔

مچھلی کے سر کی یخنی کئی اَمراض کیلئے مفید ہے

سُوال: مچھلی کے سر کی یخنی اور کون کون سی بیماریوں میں کار آمد ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: مچھلی کے سر کی یخنی (سُوپ) فالج، لقوہ، عِرقُ النَّسا (یعنی لنگڑی کا درد جو کہ چڈّے سے لے کر پاؤں کے ٹخنے تک پہنچتا ہے) اَعْصابی کمزوری، پٹھّوں کی کمزوری، قبل از وَقْت بڑھاپا، جوڑوں کا پُرانا درد، جسمانی اور اَعصابی کھچاؤ اور قُوّتِ حافِظہ بڑھانے کیلئے نہایت مُفید ہے۔ ایسے لوگ جو اپنی یادداشت بالکل کھو چکے ہوں یا جن کی یادداشت خَتْم ہونے کے قریب ہو وہ خواہ جوان ہوں یا بوڑھے یہ یخنی (سُوپ) ضَرور استِعمال کریں۔ اگر گرمی کے موسم میں ناموافق محسوس کریں تو سردیوں میں استِعمال کریں۔ اگر آپ کو بیان کردہ تمام بیماریوں میں سے کوئی مَرَض نہیں تب بھی اگر کچھ عرصہ مچھلی کے سر کا سوپ استعمال فرمائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ان بیماریوں سے تحفُّظ حاصل ہوگا۔

مچّھلی اور قُوّتِ حافِظہ

سُوال: کیا مچھلی کا استِعمال قُوّتِ حافِظہ پر بھی اثر انداز ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں۔ خُصوصاً مچھلی کا تیل اور پھلوں کا استعمال **قُوّت حافِظہ** کیلئے مُفید ہے۔ ماہرین کی تحقیق کے مطابِق پھلوں، سبزیوں اور مچھلی میں وٹامن سی اور فلیوونائیڈز (Flavonoids) پائے جاتے ہیں جو جسم میں سوزش نہیں ہونے دیتے نیز ان میں پائے جانے والے ''اومیگا تھری'' دماغ کی بیرونی تہ کو سوزش سے بچاتے ہیں جس کی وجہ سے یادداشت بھی مُتَأَثِّر نہیں ہوتی۔ ماہرین نے 65 سال سے زائد عُمر کے 8085 مرد و خواتین کو ان کے کھانے پینے کی اشیاء، طرز زندگی،

www.dawateislami.net

یادداشت، غذاؤں اور صحّت کے بارے میں سوالنامے فراہم کر کے 4 سال تک ان کی تحقیق کی جس کے دَوران معلوم ہوا کہ پھل، سبزیاں اور مچھلی کا تیل زیادہ استِعمال کرنے والوں کی یادداشت دوسروں سے بہتر ہوتی ہے۔ ایک طبیب کا کہنا ہے: ہند کی ریاست ''کیرالہ'' کے ایک صاحِب نے بیرون ملک مجھے بتایا کہ کیرالہ کے لوگ رِیاضی (جس میں حساب، الجبرا اور جیومیٹری وغیرہ شامل ہوتا ہے) سائنس اور دنیا کے دیگر مشکل ترین عُلُوم میں کافی باکمال ہوتے ہیں۔ میں نے اس کمال کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے: مچھلی اور مچھلی کے سر کا استِعمال۔

کیکڑا حلال ہے یا حرام؟

سُوال: کیکڑا حلال ہے یا حرام؟

جواب: حرام ہے۔ **مچھلی کے سوا** دریا کا ہر جانور کھانا حرام ہے۔

مَلِکُ الْعُلَماء امام علاؤالدّین ابوبکر بن مسعود کاسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی اس بارے میں فرماتے ہیں: اللہُ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمان عالیشان ہے:

وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔ (پ ۹ الْاَعراف ۱۵۷)

اور مینڈک، **کیکڑا** اور سانپ وغیرہ خبائث (گندی چیزوں) میں سے ہیں۔ (بَدائِعُ الصَّنائِع ج ٤ ص ١٤٤) **میرے آقا** اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، مجدِّدِ دین و

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہونگے۔ (ترمذی)

ملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''سَرطان (یعنی کیکڑا) کھانا حرام ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ٢٤ ص ٢٠٨)

جِھینگا کھانا کیسا ؟

سُوال: جھینگا کھانا کیسا ہے؟

جواب: جِھینگے کے مچھلی ہونے میں عُلَماء کا اختِلاف ہے، اسی بِناء پر اس کی حِلّت و حُرمَت (یعنی حلال و حرام ہونے) میں بھی اختِلاف ہے۔ جن کے نزدیک **جھینگا** مچھلی کی اَقْسام میں سے ہے ان کے نزدیک حلال ہے اور جن کے نزدیک مچھلی کی اَقْسام میں سے نہیں ان کے نزدیک حرام ہے۔ **میرے آقا اعلیٰ** حضرت امامِ اہلسنّت ، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی تحقیق ہے کہ **جھینگا** مچھلی ہی کی ایک قسم ہے، چُنانچہ فرماتے ہیں: ''ہمارے (یعنی حَنَفی) مذہب میں مچھلی کے سِوا تمام دریائی جانور مُطْلَقاً حرام ہیں تو جن (اہلِ تحقیق رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلام) کے خیال میں **جھینگا** مچھلی کی قِسم سے نہیں ان کے نزدیک حرام ہونا ہی چاہیے مگر فقیر (یعنی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ) نے کُتُبِ لُغت و کُتُبِ طِبّ و کُتُبِ عِلمِ حَیوان میں بِالاتِّفاق تصرِیح دیکھی کہ وہ **مچھلی** ہے۔'' **جھینگے** کے مچھلی ہونے پر کثیر جُزْئِیّات نَقْل کرنے کے بعد آخر میں فرمایا: بہر حال ایسے شُبہ واختِلاف (جھینگے میں ہیں لِہٰذا اس کے کھانے) سے بے ضَرورت بچنا ہی چاہیے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ٢٠ ص ٣٣٦ تا ٣٣٩)

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا **اللہ** اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔(ترمذی)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی ''بہارِ شریعت'' جلد 3 صَفْحہ 325 پر فرماتے ہیں: **جھینگے کے متعلِّق اختِلاف ہے** کہ یہ مچھلی ہے یا نہیں اِسی بنا پر اس کی حِلَّت وحُرمت (یعنی حلال وحرام ہونے) میں بھی اختِلاف ہے بظاہر اُس کی صورت مچھلی کی سی نہیں معلوم ہوتی بلکہ ایک قسم کا کیڑا معلوم ہوتا ہے لہٰذا اس سے بچنا ہی چاہیے۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے کبھی جِھینگا نہ کھایا

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس فقیر اور اس کے گھر والوں نے عُمر بھر (جھینگا) نہ کھایا اور نہ اِسے کھائیں گے۔ (فتاوی رضویہ ج۲۰ص۳۳۹)

مفتیِ اعظم پاکستان حضرتِ علّامہ مولانا وقارُ الدّین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ المُبِین کی خدمت میں سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ حاضِر تھا، برسبیلِ تذکرہ مفتی صاحِب نے فرمایا: میں جھینگے نہیں کھاتا، ایک بار گھر میں پکائے گئے تھے میں نے کہہ دیا کہ جھینگے کے سالن کا چمچ بھی میرے سالن میں نہ ڈالا جائے۔

جِھینگا کھانے سے کولیسٹرول میں اضافہ ہوتا ہے

جھینگا اگر کھانا ہی ہو تو اس کا چِھلکا اُتار کر اس کی پُشت کو لمبائی میں ابتِدا سے لے کر دُم تک اچّھی طرح چِیر کر کالی ڈوری نُما آلائش نکال دی جائے۔ جھینگے زیادہ نہ کھائے جائیں کہ ان میں کولیسٹرول کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ مجھ پر دُرود کی کثرت کرلیا کرو جو ایسا کریگا قیامت کے دن میں اس کا شفیع و گواہ بنوں گا۔ (شعب الایمان)

جھینگا بِغیر صفائی کئے کھانا

سُوال: کیا کالی ڈوری نکالے بِغیر جھینگا کھانا گناہ ہے؟

جواب: گناہ تو نہیں البتّہ بہتر یہی ہے کہ کالی ڈوری نکالدی جائے۔ فتاوٰی رضویہ شریف میں جھینگے کے حلال ہونے کی بحث کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں، ''اَنوارُالْاَسرار'' میں ہے: ''رُوبِیان (یعنی جھینگا) بَہُت چھوٹی مچھلی سُرخ رنگ ہوتی ہے۔'' اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: ''مِعْراجُ الدِّرَایَہ'' میں صاف فرمایا کہ ایسی چھوٹی مچھلیاں جن کا پیٹ چاک نہیں کیا جاتا اور بے آلائش نکالے بھون لیتے ہیں امام شافِعی کے سوا سب ائمّہ کے نزدیک حلال ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۳۳۸)

چھوٹی مچھلیاں بِغیر آلائش نکالے کھانا

سُوال: بَہُت چھوٹی مچھلیوں کے پیٹ کی آلائش نکالنا دشوار ہوتا ہے اگر بِغیر صفائی کئے کھالیں تو کیسا؟

جواب: جائز ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مشتمل کتاب، **بہارِ شریعت** جلد 3 صَفْحہ 325 پر ہے: چھوٹی مچھلیاں بِغیر شکم چاک کئے (یعنی پیٹ صاف کئے کے بِغیر) بھون لی گئیں ان کا کھانا حلال ہے۔

www.dawateislami.net

مچھلی کے ذَبْح نہ کرنے کی حکمت

سُوال: مچھلی بِغیر ذَبْح کھائی جاتی ہے اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: **مچھلی** اور **ٹیری** (ٹِ۔ڑی یعنی ٹِڈّی) میں خون ہوتا ہی نہیں کہ اس کے اِخْراج (یعنی خارج کرنے) کی حاجت ہو، غیر دَمَوی (یعنی جس میں خون نہ ہو) جانوروں میں ہمارے یہاں صِرْف یِہی دو حلال ہیں لہٰذا صِرْف یِہی بے ذَبْح کھائے جاتے ہیں۔ شافِعِیَّہ وغیرہُم کے نزدیک کہ اور دریائی جانور بھی کُل یا بعض حلال ہیں وہ انھیں بھی بے ذَبْح جائز جانتے ہیں کہ **دریا کے کسی جانور میں خون نہیں ہوتا**۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۰ص۳۳۵)

مچھلی کا خون پاک ہے یا ناپاک؟

سُوال: مچھلی کا **خون** پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: پاک اور ناپاک کا مسئلہ تو اُس وَقْت کھڑا ہوگا جبکہ مچھلی میں خون بھی ہو، مچھلی کے اندر تو **خون** ہی نہیں ہوتا! سیاہی مائل سُرخ گاڑھا سا جو مواد نکلتا ہے وہ خون نہیں ہے!

مچھلی کا ہر جُز پاک ہے

سُوال: مچھلی کی کون کون سی چیزیں ناپاک ہوتی ہیں؟

جواب: مچھلی میں کوئی بھی چیز ناپاک نہیں۔

www.dawateislami.net

سوکھی مچھلی کھانا کیسا؟

سُوال: خشک مچھلی حلال ہے یا حرام؟

جواب: حلال ہے البتّہ اِس میں بدبُو ہوتی ہے اب بدبُو کس نوعیّت کی ہے آیا عارِضی (Temporary) ہے یا دائمی (Long Lasting) اِسی پر مُمانَعت ہونے نہ ہونے کا دارو مدار ہے۔ یاد رہے! جس آدمی کے مُنہ یا بدن سے بدبُو آتی ہو اُسے مسجِد میں جانا **حرام** اور جماعت میں شامل ہونا مَمنُوع ہے۔

باسی مچھلی کھانا کیسا؟

سُوال: باسی مچھلی کھانا کیسا؟

جواب: اگر ابھی سڑی نہیں ہے تو کھانے میں حَرَج نہیں البتّہ سڑی ہوئی مچھلی یا گوشت نہیں کھا سکتے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**فیضانِ سنّت**'' جلد اصَفْحہ 327 پر ہے: گوشت سڑ گیا تو اس کا کھانا **حرام** ہے۔ خراب ہونے کی علامت یہ ہے کہ اُس میں پَھپُھوندی، بدبُو یا کھٹّی بُو پیدا ہوجاتی ہے۔ اگر شوربہ ہو تو اُس پر جھاگ بھی آ جاتا ہے۔ دالیں، کھچڑا اور ٹماٹر یا کھٹائی والا سالن جلد خراب ہوتا ہے۔

تازہ اور باسی مچھلی کی پہچان

سُوال: کیا تازہ اور باسی مچھلی کی کوئی پہچان بھی ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: تازہ مچھلی رونقدار اور چمکدار سی ہوتی اور اُس کی آنکھ کے ڈھیلے اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں، مچھلی کو ہاتھ کی انگلی سے دبا کر دیکھ لیجئے کہ نرم تو نہیں پڑ گئی، تازہ مچھلی کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ اُس کے گلپھڑے گہرے لال رنگ کے ہوں گے مگر کھول کر غور سے دیکھنا ہوگا کیونکہ مُجرِمانہ ذِہن کے مچھلی فروش دھوکا دینے کیلئے آج کل گلپھڑوں پر لال رنگ یا خون لگا دیتے ہیں۔ گلپھڑے پیلے ہوں، کھال بے رَونق سی ہوگئی ہو، گوشت نَرم پڑ گیا ہو، بدبُو زیادہ ہو اور آنکھیں دَھنسی ہوئی ہوں تو سمجھ لیجئے کہ **مچھلی باسی** ہے۔

بطورِ تفریح مچھلی کا شکار کھیلنا کیسا؟

سُوال: مچھلی کا شکار کھیلنا کیسا ہے؟

جواب: تفریحاً ''**شکار کھیلنا**'' حرام اور ضَرورتاً ''**شکار کرنا**'' جائز ہے۔ امامِ اہلسنّت، مُجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''شکار کہ مَحض شوقیہ بغَرَضِ تفریح ہو، جیسے ایک قسم کا ''کھیل'' سمجھا جاتا ہے۔ وَلِہٰذا ''شکار کھیلنا'' کہتے ہیں۔ بندوق کا ہو خواہ مچھلی کا، روزانہ ہو خواہ گاہ گاہ (یعنی کبھی کبھی)، مُطلَقاً بالِاتّفاق **حرام** ہے، **حلال** وہ ہے جو بغَرَض کھانے یا دوا یا کسی اور نَفْع یا کسی ضَرر کے دَفْع کو (یعنی نقصان دُور کرنے کیلئے) ہو۔ آج کل کے بڑے بڑے شکاری جو اتنی ناک والے ہیں کہ بازار سے اپنی خاص ضَرورت کے کھانے یا پہننے کی چیز

www.dawateislami.net

لانے کو جانا اپنی کسرِ شان سمجھیں یا نَرم ایسے کہ دس قدم دھوپ میں چل کر مسجِد میں نَماز کے لئے حاضِر ہونا مصیبت جانیں، وہ گَرم دوپہر، گَرم لُو میں گَرم ریت پر چلنا اور ٹھہرنا اور گَرم ہوا کے تَھپیڑے کھانا گوارا کرتے اور دو دو پَہَر بلکہ دو دو دن شکار کے لئے گھر بار چھوڑے پڑے رہتے ہیں! کیا یہ کھانے کی غَرَض سے جاتے ہیں! حاشا وَ کَلّا! (یعنی ہرگز نہیں) بلکہ وُہی لَھْو و لَعِب (یعنی کھیل تماشا) ہے اور بِالْاِتِّفاق حرام۔ ایک بڑی پہچان یہ ہے کہ ان شکاریوں سے اگر کہئے مَثَلًا: ''مچھلی'' بازار میں ملے گی وہاں سے لے لیجئے، ہرگز قَبول نہ کرسکیں گے یا کہئے کہ اپنے پاس سے لادیتے ہیں، کبھی نہ مانیں گے بلکہ شکار کے بعد خود اُس کے کھانے سے بھی چنداں (یعنی کچھ) غَرَض نہیں رکھتے، بانٹ دیتے ہیں، تو یہ (شکار کیلئے) جانا یقیناً وُہی تفریح و حرام ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۰ص۳۴۱)

صَدرُالشَّریعہ، بَدرُالطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''شکار کرنا ایک مُباح (یعنی جائز) فعل ہے مگر حرم یا اِحْرام میں خشکی کا جانور شکار کرنا حرام ہے[1]، اِسی طرح اگر شکار مَحْض لَھْو (یعنی کھیل) کے طور پر ہو تو وہ مُباح (یعنی جائز) نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۳ص۶۸۰)

مدینہ

[1] مُحرِم (یعنی احرام والے) کیلئے ضرورتاً مچھلی کا شکار جائز ہے۔

www.dawateislami.net

تفریحاً کئے گئے شکار کا کھانا کیسا؟

سُوال: تو کیا تفریحاً شکار کھیلنے والے نے جو کچھ شکار سے حاصل کیا اس کا کھانا بھی حرام ہے؟

جواب: جو مچھلی یا حلال جانور شکار کیا اُس کا کھانا حلال ہے صِرف اس کا تفریحاً شکار کھیلنے کا فِعْل حرام ہے، اِس فِعْل سے سچّی توبہ کرنی واجِب ہے۔ **میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت، مُجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان** عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''رہی شکار کی ہوئی مچھلی اِس کا کھانا ہر طرح **حلال ہے اگرچہ** فِعْلِ شکار اُن (گزشتہ جواب میں مذکور) **ناجائز** صورتوں سے ہوا ہو۔''

(فتاوی رضویہ ج۲۰ص۳۴۳)

مچھلی کے شکار کے دَرْدناک مَناظِر

بابُ الْمدینہ (کراچی) میں ساحِلِ سَمُندر (نیٹی جیٹی) پر چُھٹّی کے دِن مچھلی کے شکار کے بڑے ہی دردناک مَناظِر ہوتے ہیں، کافی لوگ ڈور اور کانٹا لے کر سارا دِن شکار کھیلتے رہتے ہیں۔ زِندہ کینچوے کے پھڑکتے ٹکڑے کانٹے میں پروتے ہیں یا جھینگا نُما ایک دریائی کیڑا کانٹے میں زِندہ اَٹکا **کرنا جائز فعل** کے مُرْتَکِب ہوتے ہیں۔ وہاں ایک مخصوص قسم کی مچھلی پائی جاتی ہے اگر وہ پانی سے باہَر نکالی جائے تو غُبارے کی طرح پھول جاتی ہے اگر وہ کانٹے میں پھنس جائے تو بے چاری کو زِندہ ہی بُری طرح چیر پھاڑ ڈالتے ہیں اور **جہالت** کی بِنا پر اس کو **حرام مچھلی**

www.dawateislami.net

کہتے ہیں حالانکہ ہر مچھلی کی طرح وہ بھی حلال ہے۔ اگر کوئی کیکڑا پھنس گیا تو بے چارے کی شامت ہی آجاتی ہے یا تو پٹخ پٹخ کر مار دیتے ہیں یا بعض اوقات مین روڈ (Main Road) پر زندہ پھینک دیتے ہیں تا کہ گاڑیوں تلے کچل جائے، یہ جانوروں کی بِلاوجہ ایذا رسانی ہے۔ جانوروں پر بھی رَحم کرنا سیکھئے۔ **یاد رکھئے!** جو رَحم کرتا ہے، اُس پر رَحم کیا جاتا ہے اور جو رَحم نہیں کرتا، اُس پر رَحم نہیں کیا جاتا۔ ''**بخاری شریف**'' میں **حضرتِ سیِّدُ نا جریر بن عبد اللّٰہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **سیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، جَنابِ رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **"مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ"** یعنی جو رَحم نہیں کرتا، اُس پر رَحم نہیں کیا جاتا۔ (بُخاری ج ٤ ص ١٠٣ حدیث ٦٠١٣) **حضرتِ سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن عَمر و** رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ **سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا فرمانِ رحمت نشان ہے:** ''رَحم کرنے والوں پر رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ رَحم فرماتا ہے، (اسلئے اے بندو!) زمین والوں پر تم رَحم کرو، تم پر وہ رَحم فرمائے گا جس کی حکومت آسمان پر ہے۔'' (تِرمِذی ج ٣ ص ٣٧١ حدیث ١٩٣١)

کیا جل پری کا وُجُود ھے؟

سُوال: ''جل پری'' اور جل مانَس یعنی دریائی انسان کے کیا معنٰی ہیں؟ آیا یہ خیالی مخلوق ہے یا اِس کا کوئی وُجُود بھی ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: جواباً دارُالاِفْتاء اہلسنّت کے ایک مُفتی صاحب کی تحقیق چند الفاظ کے ردّو بدل کے ساتھ پیش کی جاتی ہے: ''جَل پَری'' یعنی ''پانی کی پری۔'' اور جَل مانَس یعنی دریائی انسان مَحْض اَفْسانوِی کردار ہیں تا حال ان کا کوئی سائنسی ثبوت منظرِ عام پر نہیں آیا، البتّہ حَیوانیات پر لکھی قدیم کُتُب میں اس طرح کی مچھلیوں کا ذِکْر ملتا ہے کہ جن کی شکل یا بعض اَعضاء انسانوں سے کسی حد تک ملتے جلتے ہیں۔

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذریعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

۲ جمادی الاخری ۱۴۳۵ھ
03-04-2014

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرآن مجید	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	المواہب	دارالکتب العلمیۃ بیروت
درمنثور	دارالفکر بیروت	مدارج النبوۃ	مرکز اہلسنت برکات رضا الہند
خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	کشف الخفاء	دارالکتب العلمیۃ بیروت
بخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت	حیاۃ الحیوان	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مسلم	دار ابن حزم بیروت	المغرب	مکتبہ اسامہ بن زید حلب
ابوداؤد	داراحیاء التراث العربی بیروت	مکاشفۃ القلوب	دارالکتب العلمیۃ بیروت
نسائی	دارالکتب العلمیۃ بیروت	المبسوط	کوئٹہ
ترمذی	دارالفکر بیروت	ہدایہ	داراحیاء التراث العربی بیروت
مسند امام احمد	دارالفکر بیروت	بدائع الصنائع	داراحیاء التراث العربی بیروت
معجم کبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت	درمختار وردالمحتار	دارالمعرفۃ بیروت
شرح صحیح مسلم	دارالوفا	عالمگیری	دارالفکر بیروت
مرقاۃ	دارالفکر بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
مراۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
صفۃ الصفوۃ	دارالکتب العلمیۃ بیروت	عجائب المخلوقات	فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاہور
الاصابہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت	☆☆☆☆	☆☆☆☆

www.dawateislami.net

Tip1: Click on any heading, it will send you to the required page.
Tip2:at inner pages, Click on the Name of the book to get back(here) to contents.

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

فہرس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	نر اور مادہ مچھلی میں چند نمایاں فرق	15	مچھلی کے طِبّی فوائد	36
چند انوکھی مچھلیاں	1	بِغیر گلپھڑے کی مچھلی کھانا کیسا؟	16	کون سی مچھلی زیادہ مفید ہے؟	36
رَعّادَہ (برق مچھلی)	2	مچھلی کی کونسی قسم حرام ہے؟	16	کیا مچھلی بالکل نہ کھانا مُضِرِّ صحت ہے؟	37
کلمہ لکھی ہوئی مچھلی	2	مچھلی کے حلال ہونے کی دیگر صورتیں	16	ہفتے میں دو بار تو مچھلی کھا ہی لینی چاہئے	37
کافی دیر تک زندہ رہنے والی مچھلیاں	2	پرندے کی چونچ سے مچھلی چھوٹ کر گری---	17	مچھلی کے تیل کے فوائد	38
زندہ جزیرہ!	3	مچھلی کے پیٹ سے اگر مچھلی نکلے تو؟	17	مچھلی کے سر کے فوائد	39
زامور	4	مچھلی کے انڈے	18	مچھلی کے سر کی یخنی بنانے کا طریقہ	40
وِیل مچھلی	4	پانی میں کیمیکل کے ذَرِیعے مچھلیاں مارنا کیسا؟	18	مچھلی کے سر کی یخنی کئی امراض کیلئے مفید ہے	40
مَنارہ	5	کیمیکل سے ماری ہوئی مچھلیاں کھانا کیسا؟	19	مچھلی اور قوتِ حافظہ	41
تُوقی	5	بم دھماکے سے مچھلیاں مارنا کیسا؟	19	کیکڑا حلال ہے یا حرام؟	42
قاطوس	6	جال میں غیر مُوذی جانور پھنس جائیں تو؟	20	جھینگا کھانا کیسا؟	43
دُلفین (سوس مچھلی)	6	مچھلی کی ہڈیاں کھا سکتے ہیں یا نہیں؟	21	اعلیٰ حضرت نے کبھی جھینگا نہ کھایا	44
پَروں والی مچھلی	7	مچھلی کی کھال کھانا کیسا؟	21	جھینگا کھانے سے کولیسٹرول میں اضافہ ہوتا ہے	44
مِنْشار	7	مچھلی پکانے کا طریقہ	22	جھینگا بغیر صفائی کئے کھانا	45
کَوسَج	8	سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مچھلی کھائی	23	چھوٹی مچھلیاں بغیر آلائش نکالے کھانا	45
غافِل مچھلی ہی جال میں پھنستی ہے	8	قدآور مچھلی	23	مچھلی کے ذبح نہ کرنے کی حکمت	46
مَدَنی مُنّی اور غافِل مچھلیاں	9	ایک اِشکال اور اس کا جواب	25	مچھلی کا خون پاک ہے یا ناپاک؟	46
غافِل مچھلیاں کھانا کیسا؟	10	حالتِ اِضطِرار کیا ہے؟	26	مچھلی کا ہر جُز پاک ہے	46
کون کون سا آبی جانور حلال ہے؟	10	اَمِینُ الْاُمَّۃ	27	سوکھی مچھلی کھانا کیسا؟	47
مچھلی کی تعریف	10	دل کا مریض ٹھیک ہو گیا	29	باسی مچھلی کھانا کیسا؟	47
مچھلی کے سوا ہر آبی جانور حرام ہے	11	سَمُندر کی پھینکی ہوئی مچھلی کھانا کیسا؟	30	تازہ اور باسی مچھلی کی پہچان	47
مچھلی کی ہزاروں قسمیں ہیں	12	کیا زمین مچھلی کی پیٹھ پر ہے؟	32	بطورِ تفریح مچھلی کا شکار کھیلنا کیسا؟	48
سَمُندری عجائبات اَن گنت ہیں	12	سب سے پہلے نورِ مصطفےٰ پیدا ہوا یا قلم؟	32	تفریحاً کئے گئے شکار کا کھانا کیسا؟	50
دو مچھلیوں کے مُتَعَلِّق اعلیٰ حضرت کی تحقیقِ اَنیق	13	قلم کے بارے میں وضاحت	34	مچھلی کے شکار کے دَرْدناک مناظر	50
حکایت	14	جنّت کی سب سے پہلی غذا	35	کیا جل پری کا وُجُود ہے؟	51
جِرِّیث کے مُتَعَلِّق مختلف اَقوال	14	مچھلی بول نہیں سکتی اِس کی عجیب و غریب حکمت	35	مآخذ ومراجع	52

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تازہ اور باسی مچھلی کی پہچان

آنکھ — گلپھڑے — جِسم و کھال

تازہ

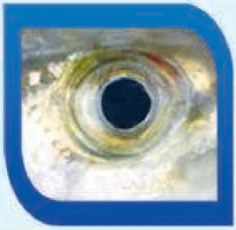

- آنکھیں ابھری ہوئی
- پُتلیاں سیاہ اور چمکدار
- آنکھ کی سامنے کی جھلّی شفاف

- رنگ گہرا لال

- جِلد صاف اور چمکدار
- جِسم سخت اور نہ دبنے والا

باسی

- آنکھیں دھنسی ہوئی
- پُتلیاں زرد اور خاکی
- آنکھ کی جھلّی دُودھیا سفید اور زرد

- رنگ کا خراب ہو کر پیلا پڑ جانا
- بدبُو زیادہ آنا

- جِلد بے رونق
- جِسم بالکل نرم اور دبنے والا

ISBN 978-969-631-344-1
0125077
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net